Regd E.P.No 861

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم - اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۸ روپے
فی پرچہ ۲ / ۲

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۳ | ۲۱ رتبوک ۱۳۳۳ ہش ۲۲ رمحرم الحرام ۱۳۷۴ھ - ۲۱ رستمبر ۱۹۵۴ء | ۳۶

مسلمان اور بابا نانک صاحب

از مکرم جناب گیانی واحد حسین صاحب

(۲)

بابا نانک صاحب کی یادگاریں

مسلمانوں کی بابا نانک صاحب سے محبت اور پیار کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے آپکی یادگاروں کو آجتک بڑی عزت و احترام کے ساتھ قائم رکھا یہ یادگاریں آجتک ہندوؤں۔ سکھوں اور مسلمانوں کی زیارت گاہیں بنی ہوئی ہیں۔ چند ایک کے نام بمعہ حوالہ جات درج ذیل ہیں:-

(۱) گوردوارہ نانک جھیرہ جو کہ ریاست حیدرآباد دکن میں واقع ہے۔ اس کے ساتھ نظام صاحب نے جاگیر لگائی ہوئی ہے۔ محافظ مسلمان ہیں دسری گوردوارے درشن صفحہ ۲۸ مصنفہ گیانی ٹھاکر سنگھ و خورشید خالصہ صفحہ ۲۱۹ مصنفہ بلوا نہال سنگھ)

(۲) دوسرا گوردوارہ بغداد صاحب۔ اس کے محافظ بھی مسلمان ہیں دسری گوردوارے درشن صفحہ ۵۶) گوردوارہ ملتان شہر یہ بھی مسلمانوں کی تحویل میں ہے دسری گوردوارے درشن صفحہ ۵۱ و خورشید خالصہ صفحہ ۲۱۹)

(۳) گوردوارہ سرسہ صاحب اس جگہ بابا صاحب نے چلہ کشی کی تھی۔ محافظ مسلمان ہیں دسری گوردوارے درشن صفحہ ۴۲ و خورشید خالصہ صفحہ ۲۱۹)

(۴) گوردوارہ ننگاہا صاحب متولی مسلمان ہیں (خورشید خالصہ صفحہ ۲۲۲)

(۵) گوردوارہ بالاکوٹ محافظ مسلمان فقیر ہیں۔ (رسالہ امرت ماہ نومبر ۳۸ء مضمون گوربخش سنگھ)

(۶) ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم کے دوران میں جب سکھ پلٹنیں بغداد پہنچیں تو ان کے سرداروں نے ایک مقام دیکھا جہاں بابا نانک صاحب نے شاہ بہلول صاحب سے ملاقات کی تھی۔ اس جگہ کے مجاور سید محمد یوسف صاحب نے بیان کیا کہ وہ دسویں پشت اس جگہ کے جانشین مقرر ہوئے ہیں۔ اس مقام کے اردگرد ایک دیوار بنی ہوئی ہے جس میں ایک کتبہ لگا ہوا ہے۔ کتبہ پر حروف ذیل منقش ہیں:-

"گورو مرا دالیدی حضرت رب المجید
بابا نانک فقیر اولیٰ تاکہ عمارت جدید بدید
امداد آید وب کلائی کہ تاریخ شدہ بایدی
ثواب اجرانیدہ الٰہی مرید سعید ۹۲۷
شدہ"

(منقول از گورمت سدھانت صفحہ ۱۲ مصنفہ گیانی پرتاب سنگھ)

اس کا ترجمہ جو سنٹرل سکھ کمیٹی بغداد نے کر کے بھیجا اور جسے سردار گوربخش سنگھ صاحب شمشیر نے رسالہ امرت میں درج کیا ہے یہاں نقل کیا جاتا ہے:-

"دیکھو حضرت پروردگار بزرگ نے کیسی مراد پوری کی ہے کہ بابا نانک کی تعمیر نئے سرے سے بن گئی ہے سات بڑے بڑے ولیوں نے اس میں امداد کی۔ اور اس کی تاریخ یہ نکلی کہ نیک بخت مرید نے پانی کے لئے زمین میں فیض کا چشمہ جاری کر دیا"

(رسالہ امرت ماہ نومبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۳۶)

(۷) اس کے علاوہ ڈاکٹر گیانی اوتار سنگھ صاحب نے اپنے سفر کے حالات تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"افغانستان میں ایک گوردوارہ جس کا نام "زیارت شاہ ولی بابا نانک" ہے قندھار سے جنوب مغرب کی طرف ۲۵/۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جس کل ۹ مربع فٹ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کا مجاور ایک مسلمان مسمی نور بادشاہ ہے جو اشنان کے بغیر کسی کو اندر جانے نہیں دیتا"

(اخبار شیر پنجاب اردو کا شہید نمبر ۹ جون ۱۹۴۰ء)

(۸) نیز گیانی گیان سنگھ نے اپنی کتاب تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۴۵ اور ماسٹر متاب سنگھ صاحب نے اپنی کتاب نادان نے کھادان داکوش" صفحہ ۲۵ میں لکھا ہے کہ عرب میں بابا نانک صاحب کے مکانات مسجدوں کی شکل پر بنے ہوئے ہیں۔ اور آپ کے مقامات کو نانک قلندر یا ولی ہند کا دائرہ کے نام سے پکارتے ہیں (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۹۶) یہ بھی اس بات کی ایک دلیل ہے کہ مسلمان بابا صاحب کے ساتھ اور جناب بابا صاحب مسلمانوں کے ساتھ کس قدر مانوس تھے بلکہ باہمی ایسے مل مل گئے تھے کہ ان کو ایک دوسرے سے الگ الگ کرنا صریح بے انصافی ہوگی۔

اخبار احمدیہ

لاہور - ۱۳ ستمبر۔ آج صبح نو بجے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ سے لاہور بغرض علاج تشریف لائے۔ حضور کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ حضور نے ۳ ستمبر کے خطبہ میں اپنی علالت کا تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق ایک عصب (Nerve) جو کٹ گیا تھا اس نے طبعاً کسی اور عصب سے تعلق پیدا کرنا تھا۔ اس لئے اس کے پھیلنے سے مقام زخم میں درد ہوتی ہی۔ لیکن اس مقام پر ورم بھی ہو گیا تو باوجود علاج کے کم ہونے کی بجائے بعض دفعہ زیادہ ہو جاتا تھا۔ پھر گردن میں لچاؤ پیدا ہو کر اس میں زیادتی پیدا ہوئی اور ذرہ سی حرکت سے حرکت سے گردن میں پیچ پڑ جاتا تھا۔ اور درد کے ساتھ زخم کے اوپر اس قسم کی جلن محسوس ہوتی جیسے کوئی لوہا تپا کر ہاتھ میں پکڑا دے۔ ورم کا ابھی تک قائم رہنا طبعی نہیں کہیں نئی بیماری نہ شروع ہو گئی ہو۔ لاہور کے بعد اگر کسی اور سرجن کو دکھانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو جماعت کراچی نے وہاں کے ایک سرجن کو لانے کا انتظام کیا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ

مفتی مصر کو اپنے منصب سے فارغ کر دیا گیا

مصر کے مشہور رسالہ "المعتود" نے ۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء کی اشاعت میں لکھا ہے:- "فی الاسبوع الماضی اُحیل فضیلۃ استاذ الشیخ حسنین محمد مخلوف مفتی الدیار المصریۃ الی المعاش ، بعد ان اثار الکثیر من مشکلۃ والکثیر من الازمۃ"

"گذشتہ ہفتہ مفتی معالی الشیخ حسنین محمد مخلوف کو پنشن دے دی گئی ہے انہوں نے اپنے زمانہ میں بہت سی مشکلات اور بہت سی الجھنیں پیدا کر دی تھیں"

مدیر رسالہ "المعتود" مفتی مصر کے فتاویٰ کا صفحہ "یعنی طوفان خیز فتووں کے ذیل میں لکھتے ہیں:-

"ولم تکن فتاوی الاستاذ الشیخ مخلوف عادیۃ یمر علیہا الانسان مر الکرام بل ان کثیراً منہا اثار زوابع وعواصف وکان موضع القیل والقال وفی مقدمۃ ھذہ الفتاوی فتوی الغاء الاحتفال بالمحمل فی مصر والی الحجاز وعندئذ من ھناک وفتوی عدم الموافقۃ علی الحکم بالاعدام ، استناداً الی ضعف الادلۃ و لیس لای سبب آخر کما زعم ذوو الدم وفتواہ فی شان الطائفۃ "القادیانیۃ" التی ینتسب الیہا السید ظفر اللہ خان وزیر خارجیۃ الباکستان ، وفتواہ فی میاہ احدی شرکات المیاہ الغازیۃ۔ صفحہ ۱۶ (۱۳ مارچ ۱۹۵۴ء)"

جمیعۃ تعلیم اردو

خاکسار ایڈیٹر بدر) جمیعۃ جناب پنڈت نہرو صاحب وزیر اعظم کی آمد پر ماہ اگست میں گیا تھا۔ اس امر کی رپورٹ قبل ازیں شائع کی جا چکی ہے کہ کس طرح ان کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ اردو کو وہاں رائج کیا جائے۔ اور انہوں نے مہربانی کر کے اسی وقت زبانی بھی ایک وزیر حکومت ہماچل پردیش کو اس بارہ میں ارشاد کر دیا تھا۔ اب محترم دولت رام صاحب گپتا ایم ایل اے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکو یہ معلوم کر کے یقیناً مسرت ہوگی کہ پنڈت جی نے ہماچل گورنمنٹ کو احکام جاری کر دیئے ہیں کہ چمبہ میں اردو پڑھانے کے انتظامات کر دیئے جائیں یہ بھی توقع ہے کہ میونسپل کمیٹی بھی اپنے سکول میں ایک استاد اردو کی تعلیم کے لئے مقرر کر دیگا

محترم گپتا صاحب احباب کی دعاؤں کے متمنی ہیں تا انہیں ایسے مواقع بہم پہنچتے رہیں کہ پبلک کی خدمت کر سکیں احباب انکے لئے دعا فرمائیں۔

بھائی عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے خدا مآرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

(۱) کلام الٰہی سے

جسمانی اور روحانی سورج اور چاند

هو الذی جعل الشمس ضیاءً ..... لتعلموا عدد السنین والحساب
..... لقوم یعلمون آلایۃ (یونس آیت ۶)

ترجمہ۔ وہی ہے جس نے سورج کو ذاتی روشنی والا اور چاند کو نور والا بنایا ہے اور ایک اندازہ کے مطابق اس کی منزلیں بنائی ہیں۔ تاکہ تمہیں سالوں کی گنتی اور حساب معلوم ہو۔ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے حق و حکمت کے ساتھ ہی پیدا کیا۔ وہ ان آیات میں علم والے لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے

تشریح:۔ اس آیت میں ایک لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ سنین کے اندازے معلوم ہوتے ہیں اور حساب سے نتیجہ کا پتہ لگتا ہے ہر کام میں دو اندازے ہوا کرتے ہیں۔ اول یہ کہ کتنی محنت کی۔ دوسرے یہ کہ کیا نتیجہ نکلا ہے۔ اگر یہ دو اندازے مدنظر نہ رکھے جائیں تو لوگ مقابلہ میں پورے نہیں اُتر سکتے۔ مثلاً ایک شخص ایک سال میں ایک کپڑا بُنتا ہے اور دوسرا دو گھنٹے میں تو پہلا دوسرے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ غرض محنت اور نتیجے کے توازن سے ہی کسی کام کی کامیابی یا ناکامی کا حال معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں سورج اور چاند سے متعلق ہیں۔ پھر جس طرح جسمانی طور پر سورج اور چاند مقرر ہیں۔ تاکہ عدد سنین اور حساب کو ظاہر کریں۔ اسی طرح روحانی طور پر بھی سورج اور چاند ہوتے ہیں۔ یعنی انبیاء مذہبی طور پر عدد سنین و حساب ظاہر کرتے ہیں یعنی ان کے ذریعہ سے ہی روحانی دنیا میں محنت اور اس کے نتائج کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور وقت کی قیمت قوم کو معلوم ہوتی ہے نبیوں کے بغیر مذہبی دنیا میں کوئی حقیقی احساس پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اور روحانی ترقیات کے اندازوں سے دنیا بالکل بے خبر رہتی ہے۔ بعینہٖ جس طرح سورج اور چاند کے بغیر ظاہری دنیا وقت کے احساس سے اور اس کے اندازوں سے واقف نہیں ہو سکتی۔ چوڑھوں کو دیکھ لو یا اسی قسم کی دوسری ادنیٰ قوم کو۔ ان میں انسانی پیدائش کی غرض و غایت کا احساس ہی مٹ گیا ہے۔ ہزاروں سال سے وہ اس حالت میں ہیں۔ لیکن روحانیت بلکہ دنیوی ترقی تک کا احساس ان میں نہیں ہے انہیں کہا بھی جائے تو کہتے ہیں۔ کہ قسمت ہے۔ گویا وہ ایک نہ ختم ہونے والی رات کے اندھیرے نیچے غافل پڑے ہیں۔

پس انبیاء دنیا کے لئے بطور سورج کے اور بطور چاند کے ہوتے ہیں۔ وہ فطرت انسانی کی مخفی ترقی کو اور اس کے ارتقاء کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور ان سے علم حاصل کر کے لوگ روحانی اور ان سے علم حاصل کر کے لوگ روحانی دنیا کی ترقی کی خبر پاتے اور اس کے مطابق عمل کرتے اور نتائج پیدا کرتے ہیں۔ اور ان کے بغیر روحانی دنیا میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی"۔ (تفسیر کبیر جلد ششم ص۲۹)

---

(۲) جواہر پارے

نیک کام۔ عبادت میں نشاط۔ سچا خیر خواہ

۱۔ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو ذر کسی نیک کام کو بھی حقیر اور معمولی سمجھ کر کر تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے ساتھ مل (مسلم)

۲۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے۔ گھر والوں نے کہا کہ حضور بی بی زینبؓ عبادت کرتے کرتے جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسے کھول ڈالو۔ چاہیئے کہ تم نماز پڑھو جبتک کہ طبیعت میں نشاط اور خوشی محسوس ہو جب تھک جاؤ تو سو جاؤ۔ (بخاری)

۳۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خطبہ میں بیان فرمایا۔ کہ میں مسلمانوں کا خود ان سے بڑھ کر خیر خواہ ہوں۔ اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور مال چھوڑ دے اس کے وارث اس کے رشتہ دار ہوں گے۔ مگر جو قرضہ یا غریب محتاج رشتہ دار چھوڑ جائے اس کے قرضہ کی ادائیگی اور غریب رشتہ داروں کی پرورش میرے ذمہ ہے۔ (مسلم)

---

(۳) الہوال زلزلہ

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات تہ و بالا ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت و فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے؟ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اسلئے کہ نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائیگا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں ہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اسدن خاتمہ ہوگا یہ خیال مت کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے

اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

ہم مصطفےٰ کے ہاتھ پہ اسلام لائے ہیں

(کنجیجی ربوہ کے سفر کے دوران میں)

عشقِ خدا کی مے سے بھرا جام لائے ہیں
ہم مصطفےٰ کے ہاتھ پہ اسلام لائے ہیں

عاشق بھی گھر سے نکلے ہیں جاں دینے کے لئے
تشریف آج وہ بھی سرِ بام لائے ہیں

تم غیر کو دکھا کے ہمیں قتل کیوں کرو
ہم کب زباں پہ شکوہ سرِ عام لائے ہیں

ہم اپنے دل کا خون انہیں پیش کرتے ہیں
گُڑ کے واسطے مئے گلفام لائے ہیں

دُنیا میں اس کے عشق کا چرچا ہے چار سُو
تحفہ کے طور پر دلِ بدنام لائے ہیں

قرآں سے ہم نے سیکھی ہے تدبیر بے خطا
صید ہُما کے واسطے اک دام لائے ہیں

خطبہ جمعہ

اگر دیندار بننا چاہتے ہو تو ان سارے طریقوں کو اختیار کرو جو دینی ترقی کیلئے ضروری ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰ اگست ۱۹۵۴ء۔ بمقام ناصر آباد (سندھ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی کہ
كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا (بنی اسرائیل رکوع ۲)
اس کے بعد فرمایا۔

بہت سے لوگ دنیا میں اس دھوکہ میں مبتلا رہتے ہیں کہ اگر خدا ہے اور مذہب ہے تو شاید ان کی دنیوی کوششیں بے کار اور فضول ہیں۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی طرف جائز و ناجائز صحیح یا غلط سچی یا مصنوعی توجہ کرکے جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ اور بعض نادان

اس غلطی میں مبتلا ہیں

کہ دنیا میں جو کچھ ہے سائنس ہے۔ دنیوی کوششیں اور ان کے نتائج ہیں۔ خدا تعالےٰ کا لوگوں نے ایک ڈھکوسلہ بنایا ہوا ہے۔ جس میں صرف وقت ہی ضائع ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ۔ ہمارے دو قانون دنیا میں جاری ہیں۔ ایک دنیوی قانون ہے وہ بھی ہمارا جاری کیا ہوا ہے۔ اور ایک روحانی قانون ہے وہ بھی ہمارا جاری کیا ہوا ہے۔ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ۔ اس گروہ کی بھی ہم مدد کرتے ہیں۔ اور اس گروہ کی بھی ہم مدد کرتے ہیں۔ اگر کوئی خدا کا منکر ہو کر بھی دنیوی تدابیر اختیار کرتا ہے اور ان سامانوں کو استعمال کرتا ہے جو خدا تعالےٰ نے بتائے ہیں۔ تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی خدا پر توکل کی بنیاد ڈال لیتا ہے۔ اور اس کے بتائے ہوئے قانون کے مطابق جو یہ ہے کہ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو۔ اس کے پیدا کردہ اسباب اور ذرائع کو استعمال کرتا ہے۔ اور پھر

خدا تعالےٰ پر توکل

بھی کرتا ہے۔ تو وہ بھی کامیاب ہو جاتا ہے لیکن درمیانی طبقہ جو کہتا ہے کہ ہیں نہ ادھر کا میں اور نہ ادھر کا اور جو لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ کا مصداق ہوتا ہے۔ وہ منافق ہوتا ہے نہ وہ اس قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ اور نہ اُس قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ جب نماز روزہ کا وقت آتا ہے۔ تو کہتے ہیں نماز اور روزہ میں کیا رکھا ہے یا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ نمازیں مرغوں کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں۔ وہ بھی ایسی نماز پڑھتے ہیں جس میں نہ تضرع ہوتا ہے نہ زاری ہوتی ہے نہ دعا ہوتی ہے نہ خدا تعالےٰ کی محبت ہوتی ہے۔ اسی طرح جب دوسروں سے معاملات کا وقت آتا ہے تو ان میں اسلامی اخلاق نظر نہیں آتے بلکہ ان میں وہ اخلاق بھی نہیں ہوتے۔ جو کم سے کم دنیا دار لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ تم دنیوی تدابیر اختیار کرو سائنس کی معلومات سے فائدہ اُٹھاؤ محنت اور کوشش سے کام لو

خدا تعالےٰ کے پیدا کردہ سامانوں

کو استعمال کرو تو کہتے ہیں جانے دو ہم تو مذہبی آدمی ہیں گویا ان کی مثال بالکل شتر مرغ کی سی ہوتی ہے کہ نہ وہ اُڑتے ہیں اور نہ بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تم بالکل دہریہ ہو جاؤ تب بھی میں تمہاری مدد کروں گا تم سچے ایماندار بن جاؤ تب بھی میں تمہاری مدد کروں گا۔ لیکن ایمانداری کا سوال آئے تو دہریہ بن جاؤ اور دہریت کا سوال آئے تو تم ایماندار بن جاؤ یہ وہ غلاپن ہے جس کی موجودگی میں کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکتا کئی لوگ کہتے ہیں کہ یورپ والے کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ جب کہ وہ ایماندار نہیں اس کا جواب اللہ تعالےٰ نے اسی آیت میں دیا ہے کہ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ ہم اس کی بھی مدد کرتے ہیں اور اُس کی بھی مدد کرتے ہیں چاہے وہ ہمیں ماننے والے ہوں یا نہ ماننے والے ہوں۔ مگر قانون قدرت کی پابندی کرنے والے ہوں۔ اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کا انکار کرتا ہے۔ لیکن وہ ان ضروری سامانوں کو اختیار نہیں کرتا جو دنیوی ترقی کے لئے اسے اختیار کرنے چاہئیں۔ وہ سائنس کی ایجادات سے فائدہ نہیں اُٹھاتا وہ محنت اور کوشش سے کام نہیں لیتا۔ وہ سستی اور کاہلی اور نکمے پن کو ترجیح دیتا ہے۔ تو وہ بھی ناکام ہو گا اور اگر کوئی خدا پر توکل ظاہر کرکے پھر حقیقی رنگ میں توکل نہیں کرتا جہاں کوشش کرنی چاہیئے وہاں کوشش نہیں کرتا جہاں محنت کرنی چاہیئے وہاں محنت نہیں کرتا۔ تو اسے بھی وہ حصہ نہیں ملے گا جو دنیوی رنگ میں کوشش کرنے والوں کو

الٰہی قانون کے ماتحت

ملا کرتا ہے اور وہ حصہ بھی نہیں ملے گا جو خدا تعالےٰ کے خالص بندوں کو روحانی رنگ میں ملا کرتا ہے۔ پس ہر شخص کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ غلاپن انسان کو کبھی کامیاب نہیں کر سکتا وہ غلاپن کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں اینگلو انڈین ہوا کرتے تھے جن کے ماں باپ میں سے ایک انگریز ہوتا۔ اور ایک ہندوستانی۔ انگریز بھی انہیں پسند نہیں کرتے تھے اور ہندوستانی بھی انہیں پسند نہیں کرتے تھے۔ انگریز کہتے تھے کہ یہ ہم میں سے نہیں ہیں۔ اور ہندوستانی کہتے تھے کہ یہ ہم میں سے نہیں ہیں۔ جب

پارٹیشن کا سوال

پیدا ہوا۔ تو لاہور میں ان کی بھی میٹنگ ہوئی کہ ہم نے کیا کرنا ہے اُس وقت اُن میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا پہلے ہمیں یہ بتاؤ کہ ہم ہیں کیا؟ انگریز کہتے ہیں کہ تم ہم میں سے نہیں۔ اور ہندوستانی کہتے ہیں کہ تم ہم میں سے نہیں۔ پس ہمیں بتایا جائے کہ ہم کیا ہیں اس پر ایک پُر مذاق شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا میں بتاتا ہوں۔ ایک عورت کے بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ مگر ابھی اسے دردِ زہ شروع نہیں ہوا تھا۔ اور وہ سمجھتی تھی کہ ابھی کچھ دیر ہے۔ اس اطمینان میں وہ غسلخانے میں نہانے چلی گئی۔ وہ ٹب میں بیٹھی ہی تھی کہ بچہ پیدا ہو گیا۔ یہی ہمارا حال ہے۔ ہم ٹب کے بچے ہیں نہ ہم گھر پیدا ہوئے ہیں نہ ہسپتال میں غسلخانے میں پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ انسان بھی ایسا ہی ہوتا ہے کسی کی نسل میں سے نہیں ہوتا۔ نہ خدا اُسے اپنا سمجھتا ہے اور نہ دنیا دار اُسے اپنا سمجھتے ہیں۔ یورپ والے کہتے ہیں کہ اگر تم ہمارے جیسا بننا چاہتے ہو تو

ہمارے والا علم سیکھو

ہمارے والا کھانا کھاؤ۔ ہمارے والے سامان استعمال کرو۔ ہماری جیسی محنت کرو۔ اور خدا اسے اس لئے اپنا نہیں سمجھتا کہ وہ کہتا ہے۔ تم نے میرے والی نماز نہیں پڑھی میرے والا روزہ نہیں رکھا میرے والا حج نہیں کیا۔ میرے والی زکوٰۃ نہیں دی۔ پس وہ اینگلو انڈین ہوتا ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس طریق کو اختیار کرنا کتنا نقصان دہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی صوفی کا قول بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر تم دنیا میں عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو کسی کے ہو کر لگ جاؤ۔ یا دیندار بن جاؤ یا دنیا دار بن جاؤ۔ مگر یہ دیندار کہلاتا ہے۔ اور دین سے بے بہرہ رہتا ہے اور دنیا دار کہلاتا ہے اور دنیا کا علم حاصل نہیں کرتا۔ دنیوی ترقی کے لئے کوشش نہیں کرتا۔ یورپ والے خدا کو نہیں مانتے مگر مذہب ان کا عیسائیت ہے۔ مگر اکثر حصہ خدا تعالےٰ کا منکر ہے۔ لیکن دہریت کے باوجود انتہاء درجہ کی قربانی کرتے ہیں۔ ایسی قربانی جو بعض دفعہ مذہب والے بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ جیتتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے کہا ہے کہ

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ

جو دنیا کی کوشش کریگا۔ ہم اس کو دنیا میں کامیاب کر دیں گے اور جو دین کے لئے کوشش کرے گا۔ ہم اس کو دین میں کامیاب کر دیں گے۔ مگر جو ایک ٹانگ دین کی طرف رکھتا ہے اور ایک ٹانگ دنیا کی طرف رکھتا ہے۔ جب دنیا کے لئے قربانی کا وقت آتا ہے۔ تو وہ خدا پرست بن جاتا ہے اور جب دین کے لئے قربانی کا وقت آتا ہے۔ تو دنیا دار بن جاتا ہے۔ اس کی ہم مدد نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ منافق ہے۔ دیکھو یورپ نے اور امریکہ نے اور جاپان نے کتنی بڑی ترقی حاصل کی ہے۔ وہ تم سے زیادہ معزز ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم خدا کو نہیں مانتے۔ ہم محنت کرتے ہیں۔ اور زور بازو سے دنیا کماتے ہیں۔ اور ایک وہ ہیں جو خدا تعالےٰ سے سچا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں جیسے نفس کو قابو میں رکھنا۔ شرارتوں سے باز رہنا۔ جھوٹ۔ دھوکا اور فریب سے بچنا۔ کسی پر ظلم نہ کرنا دوسرے کا حق غصب نہ کرنا۔ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھنا اور پھر توکل کرنا۔ ان کی بھی خدا تعالےٰ مدد کرتا ہے۔ غرض دونوں کی مدد ہمیں نظر آتی ہے۔ لیکن درمیانوں کی مدد کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ نہ خدا ان کی مدد کرتا ہے۔ نہ دنیا دار لوگ انہیں منہ لگاتے ہیں۔ وہ اسی طرح جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس طریق کو اختیار کرنا چاہے تو اس کی مرضی ورنہ

عقلمند انسان

یہی چاہتا ہے کہ وہ طریق اختیار کرے جس سے اس کی عزت بڑھے پس اگر کوئی شخص دنیا دار بننا چاہتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ ان سارے طریقوں کو اختیار کرے۔ جو دنیا دار اپنی ترقی کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ اور اگر دیندار بننا چاہتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ ان سارے طریقوں کو اختیار کرے جو دینی ترقی کیلئے ضروری ہیں۔ وہ سچائی سے کام لے تقویٰ کو اختیار کرے۔ دھوکہ بازی سے بچے۔ جھوٹ اور فریب سے کام نہ لے معاملات میں تحمل اور بردباری کا طریق اختیار کرے۔ فساد نہ کرے بغاوت

[illegible]

شذرات

مسلمانوں کا قتل

ہمیں یہ کہنے میں باک نہیں کہ ہند کے دانشمند اور عالی دماغ وزیر اعظم پنڈت نہرو جی کی فرقہ داریت اور تعصب کے خلاف سات سالہ جدوجہد مسلمانانِ ہند کی ڈھارس اور حفاظت کا موجب ہے۔ لیکن جیسا کہ قبل ازیں بھی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ متعصب پریس فرقہ دارانہ فضاء کو مکدّر کرنے کا موجب ہے۔ چنانچہ ذیل کا اقتباس روزنامہ پرتاپ جالندھر سے درج ہے جس میں صاف تسلیم کیا ہے کہ مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا ہے لیکن پھر بھی اس کا دل ٹھنڈا نہیں ہو رہا۔

"کہا جا سکتا ہے کہ مسلمان مان چکے ہیں کہ گئو ہتیا بند ہو۔ لیکن ماننے ماننے میں فرق ہے۔ ایک ماننا یہ ہے کہ صدق دل اور خوشی سے یہ کہا جائے۔ کہ چونکہ اس سے بھارت کی اکثریت کے دھارمک جذبات بری طرح مجروح ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم خود ہی اسے ترک کرتے ہیں ایک ماننا یہ ہے کہ چونکہ ہمیں قتل کیا جا رہا ہے۔ اس لئے بطور پروٹسٹ ہم اپنے حق کو استعمال نہیں کر رہے"۔

(۱۵ ۹/۵۴ ص ۴)

اس طبقہ کی نظر میں پنڈت جی کی پالیسی غلط ہے چنانچہ معاصر مذکور وہاں یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ

"جو کوئی بھی پنڈت جی کی جگہ لے گا اسے گئی ایک معاملات میں ہندوؤں کے مطالبات کی قدر کرنا ہوگی"۔

ایسے اخبارات مسلمانوں کی بعض تنظیموں پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے فرقہ دارانہ فسادات کے حالات کیوں شائع کئے جاتے ہیں۔ تعجب کہ ان لوگوں کے ہم قوموں پر تکلیف آئے تو گلا پھاڑ پھاڑ کر اس کا اعلان کریں۔ لیکن مسلمان قتل ہوں۔ ان کا مال و منال لوٹ لیا جائے۔ ان کی جائدادوں کو نذر آتش کیا جائے۔ تو وہ مُہر بلب رہیں اور سکوتِ تام اختیار کریں۔ کیا یہ امر جائے تعجب نہیں کہ گذشتہ دو ماہ میں جس مقام پر بھی فرقہ دارانہ فسادات ہوئے۔ ہر ایک جگہ مسلمان ہی قتل ہوئے۔ زخمی ہوئے۔ قید ہوئے۔ لوٹے گئے۔ ان کے مکانات کو آگ لگائی گئی؟ کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ فسادات فریقین کی طرف سے نہیں ہوئے بلکہ سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت غیر مسلموں کی طرف سے عمل میں آئے ہیں؟

بعض مقامات پر یہ آواز بلند کی گئی ہے اور ہم بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ حکومت ہند ان فسادات کی تحقیقات کرائے اور جن افسران کا قصور ثابت ہو ان کو قرار واقعی سزا دی جائے اور مسلمانوں کو جو نقصان برداشت کرنا پڑا ہے اس کی تلافی کی جائے اور یہ حکومت کا فرض ہے کہ بھارت کے مسلمانوں کی دلجمعی کے لئے اس امر کا اعلان کرے کہ ایسے فسادات سے آئندہ کے لئے افراد کی خاطر اس نے کیا تدابیر اختیار کی ہیں یہ مسلمان بھارت کے باشندگان ہیں۔ اور وہ آئین کی رو سے حق رکھتے ہیں کہ ہندوستان میں زندہ رہیں اور نہ صرف زندہ رہیں بلکہ عزت اور حفاظت اور آزادی کے ساتھ زندہ رہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ پنڈت جی جیسے سمجھدار وزیر اعظم اس بارہ میں خاص طور پر توجہ فرمائیں گے اور آپ کے ماتحت حکام جو آپ کے اعیان و مددگار ہیں۔ پوری تندہی سے ملک و وطن کی بہی خواہی کی خاطر تمام منصوبوں کو عمل میں لائیں گے۔ اس وقت کرۂ ارض کے جو حالات ہیں ان میں مادرِ وطن کے سب سپوتوں میں بہت زیادہ اتحاد۔ اتفاق۔ ہم آہنگی اور یگانگت کی ضرورت ہے۔

آریہ سماج مٹ رہا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریہ مذہب کے متعلق قریباً پچاس برس قبل فرمایا کہ

"ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے"۔

اب خود آریہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ دیانند جی کے راستہ سے بھٹک گئے ہیں چنانچہ مہاتما دیوی چند صاحب ایم اے پردھان آریہ سبھا جالندھر ہفت روزہ "آریہ ویر" جب اللہ نمبر جیسی۔ "ہمارے سامنے خطرہ" کے زیر عنوان تحریر کرتے ہیں۔

"انتخابی معاملات میں زیادہ دلچسپی ہونے کے باعث سماجوں اور سبھاؤں میں جدھر دیکھو ادھر ہی اکثر حقوق (ادھیکاروں) عہدوں کے واسطے جھگڑے اور پارٹی بازیاں نظر آتی ہیں اور اب تو کئی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ "دوسروں کا سدھار کیا کرتے ہو پہلے اپنا تو سدھار کرو" پرچار کا موقع ہی کہاں ملتا ہے جب کہ اپنے ہی جھگڑوں میں دن رات گزر جاتے ہیں ... کچھ ایسا لگتا ہے کہ ہم رستہ بھول گئے ہیں۔ ادھر ادھر بھٹک رہے ہیں۔ جب کوئی رہبر پیدا ہوگا تبھی پھر آریہ لوگ شری سوامی دیانند جی کے نام لیوا کہلانے کے ادھیکاری ہوں گے۔

شدھی۔ عیسائی اور مسلمان

ہفتہ وار آریہ ویر جالندھر لکھتا ہے

"(آسام میں) بچوں کو عیسائی سکولوں میں انجیل زبردستی پڑھائی جاتی ہے جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان میں ابراہیم یعقوب و دیگر عیسائی بزرگوں کی کہانیاں درج ہیں"۔ (۲۳ ۸/۵۴ ص ۱)

اور روزنامہ "پرتاپ" جالندھر لکھنؤ ۱۲ر جولائی کی خبر دیتا ہے کہ اتر پردیش ہندو سبھا نے پردیش میں ودیشی مشنریوں کے خلاف بھارت خالی کرو مہم شروع کی ہے۔ جنرل سیکرٹری نے یونٹوں کے نام ایک ہدایت نامہ میں لکھا ہے کہ آزادی سے ہندوستان میں اتنے وسیع پیمانے پر ہندوؤں کو عیسائی بنایا جا رہا ہے"۔ (۲۳ ۸/۵۴)

روزنامہ پرتاپ جالندھر خبر دیتا ہے کہ غازی آباد میں آریہ سماج و شدھی سبھا کی طرف سے عیسائی مشنریوں کے خلاف ہزاروں پر مشتمل جلوس نکالا گیا اور امریکن مشن کے اڈے پر یہ ہزاروں کا جلوس کھڑا ہوا اور زبردست مظاہرہ کیا کہ مشنری بھارت سے چلے جائیں۔ ان کا کام ناقابل برداشت ہے اسے ہم ختم کر کے چھوڑیں گے۔ بعد ازاں تقریریں کی گئیں (۳ ۹/۵۴)

ان خبروں کا خلاصہ یہ نکلا کہ

(۱) غیر ہندوؤں کو اپنے بزرگوں کی تعلیم اپنے سکولوں میں اپنے بچوں کو دینا بھی ہندوؤں کے ایک طبقہ کو پسند نہیں کیا ہم یہ نتیجہ نکالیں کہ ان کو یہ پسند ہے کہ ہندوؤں کے مدارس میں غیر ہندو بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا جائے؟

(۲) ہندوؤں کے ایک طبقہ کو یہ پسند نہیں کہ آزادی سے ہندوؤں میں غیر ہندو اپنے مذہب کا پرچار کریں یا یہ پسند نہیں کہ اگر ہندو ایک دوسرے مذہب کو قبول کرنا چاہیں تو قبول کر لیں۔ سوال یہ ہے کہ پھر شدھی کی تحریک کیوں جاری کی جاتی ہے؟ کیا قانوناً ہندو کا نا ہندو ہو جانا ناجائز ہے؟ یا کیا عیسائی اور مسلمان زبردستی ہندوؤں کو اپنے دھرم میں داخل کر لیتے ہیں؟

(۳) آریہ سماج اور شدھی سبھا ظاہراً مذہبی ہیں کیا مذہبی تحریکوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ دوسرے مذاہب کے پرچارکوں کو تنگ کر کے اپنے ملک سے باہر نکال دیں؟

(۴) وزیر اعظم پنڈت نہرو جی نے گذشتہ دنوں فرمایا کہ شدھی ایک سیاسی سٹنٹ ہے۔ مذکورہ بالا امور سے اس کی تائید ہوتی ہے ہماری یہ پرارتھنا ہے کہ مذہبی تحریکوں کو سیاسی لبادہ نہیں پہننا چاہیئے۔ مسلمان اور عیسائی اسی ملک کے باشندے ہیں پرچار کی آئینِ ہند سے ان کو پوری آزادی ہے۔

بھارت میں چھوت چھات

روزنامہ پرتاپ مورخہ ۲۴ر اگست اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ پٹیالہ کے ایک گاؤں کی پنچائت نے چمار کے ہاتھ سے پانی پینے کی سزا تین جاٹوں کو یہ دی۔ کہ وہ ہردوار اشنان کریں۔ گویا اس سیکولر حکومت میں جس میں کہ چھوت چھات قانوناً منع ہے پنچائت چھوت چھات نہ کرنے پر سزا دینے کی مجاز ہے۔ اور اس خلاف قانون حرکت پر کسی نے اس پنچائت سے بازپرس نہیں کی۔ کاش پنچائتیں اور حکام آئین کا احترام کر کے اس پر عمل درآمد کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ چھوت چھات کے خلاف پبلک میں پرچار کریں۔ یہ مسئلہ بہت اہمیت رکھتا ہے اور اس سے غفلت آئندہ بہت بڑی بے چینی پیدا کر سکتی ہے۔ اچھوت اقوام کو یہ بجا طور پر احساس ہے کہ ان کے حقوق پامال ہو رہے ہیں ان کو انسان نہیں سمجھا جاتا اور ان کو مندروں میں جانے یا کنوؤں سے پانی لینے تک کی بھی اجازت نہیں۔

حضرت عرفانی صاحب و امام مسجد لنڈن کی علالت

(۱) حضرت عرفانی صاحب دکن میں علیل ہیں احباب اس مفید وجود کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) (لنڈن بذریعہ تار) امام مسجد لنڈن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ گذشتہ پانچ روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب اس مجاہد کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

اخبار عالم احمدیت

مشن سوئٹزرلینڈ۔ مشن فری ٹاؤن

ہندوستان کے غیر مسلم اخبار تیج نے تحریر کیا:۔

"میرے خیال میں تمام مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ ٹھوس۔ پُر وفا اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں ...... بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا لیکن اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے جس سے بچنے کی کوشش نہ کی گئی تو کسی وقت موقعہ پا کر ہمیں بالکل جھلس دے گی۔"

(۱۵ر جولائی ۱۹۲۷ء)

مشن سوئٹزرلینڈ سالِ رواں کے نصف اول کی تبلیغی ساعی کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ وہاں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے مبلغ ہیں۔ گذشتہ دنوں آپ ایک تبلیغی دورہ پر جا رہے تھے۔ اس دورہ میں مختلف مقامات پر تقاریر وغیرہ نیز پوپ کے لئے پوپ کے نمائندہ کو قرآن کریم کا نسخہ دینا تھا اس کے لئے کئی ماہ کی خط و کتابت سے وقت طے ہوا تھا۔ زیورک سے ایک سو بیس میل کے فاصلہ پر ایک موٹر شیخ صاحب والی موٹر سے متصادم ہو گئی۔ دوسری موٹر کی ایک سواری فی الفور ہلاک ہو گئی۔ پیچھے سے ایک اور موٹر آرہی تھی اس کی ٹکر بھی شیخ صاحب کی موٹر سے ہو گئی۔ اہلیہ محترمہ شیخ صاحب کے چہرہ پر زخم آئے اور دائیں گھٹنے پر ایک ٹانکا لگایا گیا (اب صحتیاب ہو کر جا چکی ہیں) شیخ صاحب کے دونوں گھٹنوں پر چوٹ آئی۔ بائیں پر ایک فریکچر ہے جس کا پلستر اب تبدیل کیا گیا ہے ایکس رے سے حالت اچھی معلوم ہوتی ہے پیشانی پر پانچ ٹانکے لگائے گئے۔ چھاتی پر بھی چوٹ ہے پہلے بلڈ پریشر بڑھ گیا پھر گر گیا۔ اب حالت بہتر ہے احباب اپنے مجاہد بھائی کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ماہ فروری میں آپ دوسری بار ہالینڈ گئے اور ایک پریس کانفرنس ہیگ میں منعقد کی گئی جس میں پریس کے ڈائریکٹر نے پہلا مجلد نسخہ جرمنی ترجمۃ القرآن کا اخبار نویسوں کی موجودگی میں شیخ صاحب کو دیا اس طریق سے قرآن کریم کی تیاری کی خبر مختلف ممالک میں پھیل گئی۔ ہمبرگ میں شیخ صاحب اور چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔ اے مبلغ نے مختلف اخبار نویسوں سے کتاب پر ریویو لکھنے کی درخواست کی۔ سوئٹزرلینڈ آ کر مختلف پریس ایجنسیوں کو خبر بہم پہنچائی اور اخبارات کو ریویو کے لئے نسخے بھجوائے۔ ملک کے دارالسلطنت برن میں سوئس فیڈرل صدر کی خدمت میں اور بعض اسلامی ممالک کے سفارتی نمائندوں کو قرآن مجید کے نسخے پیش کئے۔ مختلف اخبارات میں قرآن مجید کے ترجمہ پر ریویو اور اس کا ذکر شائع ہو چکا ہے۔

پرچہ "اسلام" باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ چھ ماہ میں حجم پچاس صفحات شائع ہوئی۔ شروع سال میں سالانہ نمبر شائع کیا گیا۔ عیسے مسیح۔ عیسائیوں کی بیداری کے لئے۔ میں نے اسلام کیوں قبول کیا۔ حضور ایدہ اللہ کی ذات پر حملہ۔ قرآن اور احادیث کے اقتباسات۔ توحید باری تعالےٰ۔ سوانح آنحضرت صلعم وغیرہ عنوانوں پر مضمون شائع کئے گئے۔

چھ تبلیغی اجلاس مختلف شہروں میں منعقد کئے گئے۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ کی آمد پر جلسہ کیا گیا جس میں انہوں نے "امریکہ میں اسلام" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی تین مواقع پر شیخ صاحب کو مدعو کیا گیا۔ آپ نے تقریر کے علاوہ سوال و جواب کا موقعہ دیا اور کتب پیش کیں۔

ایک واقعہ کا ملک کے کونہ کونہ میں اثر محسوس ہوا۔ جنوری میں ایک کھیل آنحضرت صلعم کے متعلق نشر ہونے والا تھا۔ چند گھنٹے باقی تھے۔ جب علم ہوا۔ شیخ صاحب نے فوراً اس کے رکوانے کی درخواست کی۔ اور یہ ڈرامہ نشر نہ ہوا۔ اور ریڈیو پر اعلان کیا گیا کہ چونکہ حضور کی زندگی کو ایکٹروں کے ذریعہ پیش کرنے سے مسلمانوں کی دلشکنی ہوتی ہے اس لئے یہ کھیل نشر نہیں ہوگا۔ اس پر اخبارات میں شور اٹھا کہ کیوں نشر نہیں کیا گیا۔ غالباً بیرونی دباؤ کے ماتحت ڈائرکٹر نے ایک لمبا بیان شائع کیا۔ اور لکھا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ کھیل کسی اور موقعہ پر نشر ہو۔ شیخ صاحب نے ریڈیو والوں اور متعلقہ وزیر کو پھر لکھا۔ ادھر بعض اخبارات میں ہماری رائے کے حق میں مضامین شائع ہونے شروع ہو گئے۔ شیخ صاحب نے اخبارات کو انٹرویو بھی دیا۔

بعض میں شیخ صاحب کے خطوط بھی تھے۔ اس وقت سے ریڈیو والوں کے ارادہ کا علم نہیں مئی میں سوئس ٹیلی ویژن کی دعوت پر شیخ صاحب نے ٹیلی ویژن پر ایک مختصر سا نشر دیا۔ قرآن کریم کی تلاوت کی بعد میں جرمنی میں ترجمہ سنایا۔ یہ پروگرام جرمنی میں بھی ریلے ہوا۔ عیدالفطر پر ایک خاتون نے اسلام قبول کیا۔ قبر مسیح کے اعلان پر مشتمل اشتہار تقسیم کیا جاتا ہے۔ تبلیغی گفتگو کے لئے لوگ آتے رہے اور خطوط کے ذریعہ بھی سوالات کے جواب لکھے گئے۔ ایک دیدہ زیب دو ورقہ جس پر قرآن کریم کے ایک صفحہ کا عکس بھی ہے خریداری کی تحریکوں کے لئے ارسال کیا گیا۔ ایک نمائش میں بھی قرآن کریم کا نسخہ رکھوایا گیا۔ اخبارات میں اسبارہ میں اشتہارات بھی دیئے گئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مشن کے متعلق اخبارات میں چالیس سے زائد مضامین اور نوٹ شائع ہوئے۔

فری ٹاؤن (مغربی افریقہ) مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ فری ٹاؤن تحریر فرماتے ہیں کہ ہم یہاں ہوی سیکیت کے اس مرکز میں تین سال سے فریضۂ تبلیغ میں معروف ہیں۔ یہاں مخلصین کی مختصر جماعت مع مسجد احمدیہ۔ لائبریری مشن ہاؤس اور احمدیہ سکول ہے۔ ہر سال پانچ دفعہ ریڈیو پر مضامین نشر کرنے کا موقعہ ملتا ہے یعنی (۱و۲) رمضان مبارک کے شروع و آخر میں (۳) عیدالاضحیٰ پر (۴) دسمبر میں سیرۃ آنحضرت صلعم پر۔ وغیرہ اس کا مسلمانوں اور مسیحیوں پر بہت اثر ہے۔ بعض مسیحی یہ کہتے پائے گئے ہیں کہ اگر لیکچروں کا یہ سلسلہ جاری رہا تو مسیحیت جلد اس ملک سے مٹ جائے گی۔ مدعو ہونے پر بعض مسلم سوسائٹیوں میں تقاریر کیں۔ شہر کے اردگرد دورے کئے جاتے ہیں جن میں احباب امداد کرتے ہیں لجنہ قائم کی ہے اور مستورات کی تربیت کی جاتی ہے۔ میری اہلیہ کوشش کرتی رہتی ہے۔

یہاں عیسائیوں کے نصف درجن اخبارات نکل رہے ہیں مسلمان غافل ہیں۔ ہم نے انگریزی میں ماہوار اخبار البشریٰ جاری کیا ہے۔ تین نمبر نکل چکے ہیں۔ بہت پسند کیا گیا ہے۔ ہمیں پریس کی شدید ضرورت ہے۔ آن فرانسیسی علاقہ کے سوسو قبیلہ کے میاں بیوی اور ان کی بچی داخل سلسلہ ہوئے ہیں ہر اتوار کو مسجد احمدیہ میں دستوں کو تقریر کرانے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ بعد نماز صبح درس دیا جاتا ہے۔ ہر ایک امر کے متعلق دینی کتب کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب اطلاع دیں۔ لائبریریوں کے لئے کتب شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

میری اہلیہ سال کے زخم سے بیمار ہیں بیماری کی وجہ سے اپریشن کرانا مشکل ہے مسٹر امار ... اور مسٹر باسیل کے گھر نرینہ اولاد ہونے کے لئے۔ ہماری تبلیغ کی کامیابی اور اقارب کی دینی بہتری کے لئے درخواست ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ

ذیل میں تین مجالس کی رپورٹیں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) **مجلس لاہور** مطبوعہ ... ڈاکٹر محمد ... صاحب کے مکان پر آگ لگ جانے پر ایک خادم نہایت دلیری اور مستعدی سے آگ بجھانے کے کام مدد کی جس کا اظہار بعد میں ڈاکٹر صاحب نے اپنے ... کیا۔ ایک غیر احمدی بیوہ کی لڑکی کی شادی ... تین صد روپیہ کا انتظام کیا گیا۔ دو خدام ... نوشی ترک کی۔ آٹھ حلقوں میں تربیت اصغر ... جاری ہے۔ تحریک جدید کی وصولی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ پونچھ ہال بلڈنگ میں ایک لائبریری دارالمطالعہ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں دس اخبارات باقاعدہ آتے ہیں۔

(۲) **مجلس راولپنڈی** تربیتی اجلاس باقاعدہ کئے جاتے ہیں۔ تمام حلقوں میں قرآن کریم اور تفسیر کبیر کا درس جاری ہے۔ احمدی دوکانداروں کو تلقین کی ... تجارتی امانت کا بہترین نمونہ پیش کریں۔ قریباً دو ... آٹا غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ ناداروں کی مالی ... چندہ تحریک جدید دو صد روپیہ وصول کیا گیا۔

(۳) **خدام نائیجیریا (مغربی افریقہ)** ایک ممتاز احمدی مسٹر ... ارکنہ صاحب کی نائیجیریا مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ان کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں مکرم مولوی محمد صدیق ... سابق مبلغ نے مجلس خدام کی کارگزاری بیان ... مہمان نے جواب میں تنظیم کی اہمیت بتلائی اور ... کہ گولڈ کوسٹ کی شاخ کی ترقی اس امر کی مرہون منت ... کہ ہر فرد نے نظام کے بجز و خوبی چلانے کے لئے ... کی اہمیت کو جان لیا ہے۔ ... خدمت احمدیت کی خاطر اپنے وطن نائیجیریا کو خیر باد کہہ کر گولڈ کوسٹ چلے گئے تھے۔ اب مستقل طور پر واپس آ گئے ہیں۔ انہوں نے ... گولڈ کوسٹ میں احمدیہ مدارس نہ ہوتے تو وہاں کے مسلمان تعلیم سے بے بہرہ رہتے۔

اخبار احمدیہ قادیان

۱۱ ستمبر - آج بعد عصر مکرم ملک محمد شریف صاحب (برادر زادہ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ) کی صاحبزادی محترمہ تسنیم اختر صاحبہ کا رخصتانہ عمل میں آیا - موصوفہ کا نکاح حمید احمد صاحب (پسر مکرم بھائی شیر محمد صاحب تاجر قادیان) کے ساتھ ہوا تھا - ہر دو خاندان حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہم کے مکان میں فروکش ہیں اور حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ والا بالا خانہ رخصتانہ کے لئے انہیں دیا گیا ہے - حضرت ممدوح کے زنان خانہ کے شمالی کمرہ میں برات میں بعد تلاوت نظم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قائم مقام امیر مقامی نے دعا سے قبل بتایا کہ عزیز حمید احمد صاحب حضرت حافظ حامد علی صاحب کے نواسے ہیں اور حضرت حافظ صاحب کو عرصہ دراز تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا - علاوہ ازیں حضرت حافظ صاحب کی اہلیہ مرحومہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی رضاعی والدہ تھیں - اور رضاعی رشتے اسلام میں بعض لحاظ سے حقیقی رشتوں کی طرح سمجھے جاتے ہیں - اور تقریب رخصتانہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے مکان میں ہی عمل میں آرہی ہے سو دونوں گھرانے قربانی کر کے اور اس امر کا خیال نہ کر کے کہ ان کے باقی تمام اقارب مغربی پنجاب میں ہیں رخصتانہ کے لئے قادیان آئے - احباب اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں - بعد ازاں آپ نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔

پھر برات مکان کے صحن ہی گویا کہ دلہن والوں کے ہاں آ گئی اور محترم صاحبزادہ صاحب نے پھر حاضرین سمیت دعا فرمائی اس خصوصیت کے علاوہ کہ یہ پہلی شادی تھی جو کہ دولہا اور دلہن پاکستانی ہوتے ہوئے قادیان رخصتانہ کے لئے آئے - دوسری خصوصیت یہ تھی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے نہایت سادگی سے عمل میں لائی گئی - اور لڑکی والوں نے قواضع سے احتراز کیا۔

۱۲ ستمبر - اسی مکان کے صحن میں بعد عصر دعوت ولیمہ محترم بھائی شیر محمد صاحب نے مٹھائی اور سوڈا واٹر سے احباب کی تواضع کی - اور محترم صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سمیت دعا فرمائی احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

۱۵ ستمبر - محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب) ربوہ کے لئے روانہ ہوئیں۔

احباب بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں

بہار میں ہونے والی لجنہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت تشریف لے گئے۔

ولادت

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کے ہاں ربلی میں ۱۳ ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے بچہ عطا کیا ہے - زچہ و بچہ ہر دو خیریت سے ہیں - احباب نو مولود کے طویل عمر اور صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں - دفاتر صدر انجمن میں اس خوشی میں ۱۴ ستمبر کو تعطیل کی گئی (ادارہ)

زائرین

(۱) ۱۲ ستمبر عبد اللطیف صاحب مع اہل و عیال (کل تین کس) مغلپورہ گنج سے (۲) ۱۶ ستمبر محترم سید محمد شاہ صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا مع اہلیہ محترمہ (جو انڈونیشین ہیں) ربوہ سے (۳) ۱۷ ستمبر - محترمہ امینہ بیگم صاحبہ (ہمشیرہ مرزا محمود بیگ صاحب قادیان) ربوہ سے - اور قریشی غلام سرور صاحب مع اپنی اہلیہ (محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ دختر میاں سراج الدین صاحب مؤذن مسجد اقصیٰ) و بچگان عزیزہ شریفہ و عزیز غلام حیدر رحیم یار خاں (ریاست بہاولپور) سے، اور ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم (والد یونس احمد اسلم قادیان) ضلع لائلپور سے۔

(۱) ۱۱ ستمبر - مرزا محمود احمد صاحب محمد جعفر صاحب اور محمد شریف صاحب (۲) ۴ ستمبر عبد اللطیف صاحب مع اہل و عیال - (۳) ۱۳ ر ۱۴ ر اور ۱۶ ستمبر کو علی الترتیب سعید احمد حمید احمد اور مجید احمد صاحبان پسران مکرم بھائی شیر محمد صاحب (۴) ۱۵ ستمبر - مکرم میاں مسعود احمد خاں صاحب مع اہل و عیال (۵) ۱۷ ستمبر مسٹر رشید احمد صاحب امریکن - میر بشیر احمد صاحب اور میر سعید احمد صاحب زیارت مقامات مقدسہ کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

جرمنی ترجمۃ القرآن پر ایک جرمنی اخبار کا تبصرہ

جرمن ترجمۃ القرآن مطبوعہ ہیگ ہالینڈ پر Basel کے اخبار National Zeitung نے اپنی اشاعت ۲۲ رمئی ۱۹۵۷ء میں مندرجہ ذیل تبصرہ شائع کیا۔

"جھوٹے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعوں کو مسمار کر دو" پچاس سال سے ہم یہ الفاظ سنتے آئے ہیں - ہر اتوار کی صبح کو ارٹن چرچ کے منبر سے ہمارا بوڑھا پادری ایکلن تحریک کی مذہبی جنگوں کے واقعات پڑھ کر سناتا ہے - آج تک اس طرز عبادت کا جواب کسی گوشہ سے نہیں آیا تھا - لیکن اب ہمبرگ سے نے زیورخ تک اسلامی فرقہ جماعت احمدیہ نے اپنی خلافت سنا سکھا دیا ہے - آپ کا آخری معرکہ دو زبانوں عربی اور جرمنی میں مسلمانوں کی کتاب مقدس کی اشاعت ہے جس کی صحت کے اقرار کی ذمہ دار Harrassowitz فرم ہے - عمدہ طباعت اور عام فہم زبان کے ساتھ یہ ہلکی پھلکی کتاب ہر عربی دان یا عربی زبان کے طالب علم کے لئے بیش قیمت تحفہ ہے - یہ کتاب ان خطبات کا مجموعہ ہے جن کے ذریعہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے لوگوں کو خطاب فرمایا - اور جن کی تدوین و ترتیب آپ کے ایک معتقد کے ہاتھوں آئی - یہ کتاب ۱۱۴ حصوں یا سورتوں پر مشتمل ہے جو ایک دوسرے کے بعد مقدار کے مطابق ترتیب دی گئی ہیں - سورۃ فاتحہ کے علاوہ جو "ہمارے باپ" کی دعا کے مطابق معلوم ہوتی ہے - باقی سورتوں میں سے لمبی سورتوں کو پہلے اور چھوٹی کو بعد میں رکھا گیا ہے - ہر سورۃ کا نام کسی ایسے لفظ پر رکھا گیا ہے جسے اس سورۃ میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

قرآن کریم کے متعلق گوئٹے یوں رقمطراز ہے - کہ بے ضرورت تکرار اور بار بار کے احکام جو اس پاکستان کی تشکیل کی بنیاد ہیں - اس کثرت سے مشاہدہ میں آتے ہیں - کہ جونہی ہم اس کتاب کا مطالعہ کرتے جاتے ہیں ہمیں مایوسی ہوتی جاتی ہے۔

لیکن آہستہ آہستہ یہ کتاب ہمارے دل پر اثر کرتی - حیرانی میں ڈالتی اور بالآخر ہماری دلی عقیدت کو کھینچنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

اس وقت کوئی ایسا خطرہ تو محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کتاب بائیبل پر کامیابی حاصل کر کے دکانداروں کے ہاں اس کا مقام حاصل کرے گی - لیکن عیسائیت اور یہودیت کے متعلق مصنفین کے تنقیدی تبصروں کے باعث اس جانب سے مذہبی اختلافات کی خلیج وسیع ہونے کی توقع ضرور ہے۔

دیباچہ سے ہمیں جماعت احمدیہ کی تاریخ کا بھی علم حاصل ہوتا ہے جسے پہلے تو ایک ہندوستانی تحریک کا مقام حاصل تھا - لیکن اب ان کے مشن بیس سے زیادہ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں - اسی دیباچہ سے ہمیں یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ اس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (۱۸۳۵ء - ۱۹۰۸) اور آپ کے موجودہ جانشین آپ کے فرزند مرزا محمود احمد "خلیفۃ المسیح الثانی" ہیں۔

مشن کے انچارج اپنے ایک تعارفی خط میں ہمیں اطلاع دیتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کا ایک نسخہ پریذیڈنٹ آف سوئٹزرلینڈ کنفیڈریشن کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں - ان کے نزدیک جرمن زبان میں قرآن کا یہ پہلا جامع ترجمہ ہے - "جامعیت" کی بحث سے گریز کرتے ہوئے ہم یہ ذکر کرنا پسند کریں گے - کہ ۱۸۲۸ء میں مسٹر ویلز (Wahl) نے اور ۱۹۰۱ء میں مسٹر ہیننگ (Henning) نے بھی قرآن کریم کا ترجمہ کیا تھا۔

مفتی مصر (بقیہ صفحہ ۱)

الی جانب ما ابداہ من آراء فی شان الدین والشیوعیۃ "عند ما دعتہ الحکمۃ العسکریۃ للوقوف علی آرائہ"[۳]

[۴] فی ھذا الشان[۲]۔

ترجمہ - الشیخ مخلوف کے فتوے ایسے فتوے نہ تھے جن پر انسان خاموشی کے ساتھ گذر سکے بلکہ ان میں بہت سے فتوے ایسے ہیں جنہوں نے ملک میں طوفان اور آندھیاں چلا دی تھیں اور ہر جگہ ان فتووں پر اعتراضات کی بوچھاڑ کی گئی - ان فتووں میں مقدم ترین حسب ذیل فتوے تھے (۱) حج کے موقع پر حجاج کی طرف خانہ کعبہ کیلئے محمل کے جانے اور اسی طرح واپس آنے کو ممنوع قرار دینا (۲) عدالت سے پھانسی[×]

[×] کے ایک فیصلہ پر عدم موافقت کا فتویٰ کیونکہ مفتی صاحب کے نزدیک فیصلہ کے دلائل کمزور تھے نہ اسلئے کہ اسکی کوئی اور وجہ تھی جیسا کہ مقتول کے رشتہ داروں کا خیال ہے (۳) مفتی صاحب کا وہ فتویٰ جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف دیا تھا جس میں جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان شامل ہیں (۴) مفتی صاحب کی وہ رائے جو پانی کی ایک کمپنی کے بارے میں انہوں نے ظاہر کی تھی - علاوہ ازیں ان کی وہ آراء بھی مخالفت کے طوفان کا موجب ہوئیں جو انہوں نے دین اور (۴)[۲]

(۴)[۲] اشتراکیت کے بارے میں ظاہر کیں جبکہ انہیں فوجی حکومت نے اس بارے میں ان کی رائے معلوم کرنے کیلئے طلب کیا تھا - اس بیان سے ظاہر ہے کہ مفتی مصر کے جماعت احمدیہ کے خلاف فتویٰ نے مصر اور مصر کے باہر کے سمجھدار

شُدھی تحریک اور مسلمان

آج سالہاسال سے یہ کہاوت چلی آئی ہے کہ "اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد" یعنی مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام ایک ایسی لچکدار شے کے مانند ہے جس کو جتنا دباؤ اتنا ہی ابھرے گی۔ نہ کہ دبانے سے پچک جائے گی۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کی کوئی بھی عقلمند انسان تردید نہیں کرسکتا۔

تاریخ اسلام پر غور کرتے ہیں تو ہم کو پتہ چلتا ہے کہ ہمارے باپ، دادا نے ایسے ایسے کوہستان میں نہ صرف زندگی گذاری بلکہ اشاعتِ اسلام اور تبلیغ میں اس قدر نمایاں حصہ انہوں نے لیا کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اور تبھی تو وہ ان کا اسلامی جوش اور عشق خداوندی تھا۔ جس نے عرب جیسے ریگستان کے یتیم، غریب چرواہے کے بتلائے ہوئے اصول خداوندی کو گلاب کے ایک ایک ذرہ پر مہر کی طرح ثبت کر دیا۔ اور زمین کے سینہ پر پتھر کی لکیر کی طرح اسلام کے اصولوں کو لافانی بنا دیا۔

آج بیسویں صدی کی دنیا جس کو کبھی "PEFROLEUM Age" اور کبھی "Age" کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھ کر لوگ حیران ہیں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جا رہی ہے۔ آج کسی نے ایک ایسی مشین ایجاد کر دی کہ جس سے ہزاروں انسانوں کو فائدہ ہو رہا ہے تو کل کوئی سائنسدان ایسی ایک مشین ایجاد کر دیتا ہے جس کی بدولت ہزاروں آدمی سکنڈوں میں ہی تہ تیغ ہو جاتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ تمام ترقی اور ایجادیں اتنی مشکل نہیں جتنی کہ کسی انسان کے بُرے خیالات کو اچھے خیالات میں تبدیل کر دینا بیسویں صدی کا انسان سب کچھ کرسکا۔ لیکن اگر نہ کرسکا تو یہ کہ کسی وحشی انسان کے خیالات کو بدل کر پُر امن بنا دے۔ یا کسی حریص میں ایثار کا جذبہ پیدا کر دے۔ جو کہ انسانیت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ چنانچہ مسٹر نہرو ان ہی جذبات کو پیشِ نظر رکھ کر ایک مرتبہ فرماتے تھے۔ کہ دنیا کی بہت سی قومیں سائنس میں بے انتہا ترقی کر چکی ہیں۔ لیکن جہاں تک اس کا سوال ہے یہ ترقی کوئی کارآمد ثابت نہ ہوگی۔ جبتک کہ اہنسا کے اصولوں پر کام نہ کیا جائے۔ لیکن میں کہتی ہوں کہ یہ کام حضرت محمد صلعم نے آج سے پونے چودہ سو سال قبل اس خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے کہ دشمن بھی اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جب ہم اس وقت کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے کہ ایک ایسا انسان جس کے پاس نہ دولت کی قوت تھی اور نہ تعلیم کی قوت اور ایک ایسے ماحول میں جس میں بدکاری، بُرائی چوری، ڈاکہ اور ہر وہ بُرائی جو ہو سکتی تھی اُس زمانہ میں اُس کے کرنے کی اجازت تھی نہ صرف بدل دیتا ہے بلکہ ان کے دلوں میں ایک ایسا جذبہ پیدا کر دیتا ہے کہ اُس کو کوئی دنیوی رغبتیں راغب نہ کرسکیں۔ اور یہ حضرت محمد صلعم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ جنہوں نے انسان میں صحیح سوچ (RIGHT THINKING) پیدا کر دی اور یہ اُن تمام حیرت انگیز ایجادوں سے لاکھ درجہ افضل ہے۔ کیونکہ آج دنیا کی ضرورت ایجادات نہیں بلکہ سکون قلب ہے۔ اور اس کو حاصل کرنے کے لئے انسان غیر شعوری طور پر وہ کوششیں کر رہا ہے جس کا نتیجہ روز کی نت نئی ایجادیں ہیں۔ اور پھر بھی اصل مسئلہ وہیں کا وہیں ہے جہاں پہلے تھا۔ لیکن صرف اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ ایسی شرابِ طہور ہے جس کے پینے سے دل کو لافانی سرور اور زندگی کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ اور انسان ایک ایسے مقصد کی تکمیل شروع کر دیتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے اور وہ اُس میں اس قدر انہماک سے مصروف ہو جاتا ہے کہ اس کے سامنے دنیاوی تکالیف کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

میں ایک طویل تمہید کے بعد آپ کی توجہ مضمون کے عنوان کی طرف منعطف کراتی ہوں آج ہندوستان بھر میں مسلم اقلیت کے لئے "شدھی تحریک" کا مسئلہ بڑا ہی اہم اور پیچیدہ بنا ہوا ہے۔ جس کے لئے ہندوستان کی صحافت اور رہنما آئے دن بیانات دیتے رہتے ہیں۔ اور شدھی تحریک کو مسلمانوں کے لئے ایک ایسا مسئلہ بنا کر پیش کرتے ہیں کہ جس کے پڑھنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چند سال میں ہندوستان میں مسلمان ڈھونڈھے سے نہ ملیں گے۔ مجھے ان خود ساختہ رہنماؤں اور خود غرض صحافت پر دُکھ ہوتا ہے۔ آخر ان کو ہو کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کی صلاحیتوں کو دوسروں کے رحم و کرم کے ذریعہ حل کرنا چاہتے ہیں۔ جو دوسروں کی بھیک پر جینا چاہتے ہیں افسوس ہے ان کی اس پست ذہنیت پر جو بھیک مانگ کر مذہب کو بچانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں ننگ قوم اور اسلام کی پیشانی پر ایک سیاہ دھبہ سمجھتی ہوں۔ ایسے لوگ نہ صرف خود بھٹکے ہوئے ہیں۔ بلکہ اپنے ساتھ ساتھ قوم کی مردنی میں اضافہ کر رہے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ایسے کمزور عقائد کی زندگی کب تک بھیک مانگتے رہو گے۔ یہ دنیا کا اصول بنا ہے۔ کہ کمزور ہمیشہ ختم ہو جاتا ہے۔ چاہے اس کی زندگی لمبی کیوں نہ ہو SURVIVEL OF THE FIFFEST فطرت کا قانون ہے۔ اور جینا ہوگا تو نیک نیتی سے کشمکش کرنا ہوگا۔ ورنہ ان کو بھیک مانگ کر جینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ایسے لوگ نہ صرف اپنی قوم کے لئے مضرت رساں ہیں بلکہ ملک کے لئے بھی ایک بوجھ ہیں۔

ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل

یوں تو آج کل کے مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ جب کسی نے برنارڈ شا سے پوچھا تھا کہ آج دنیا کی سب سے خراب قوم کونسی ہے تو اُس نے جواب دیا تھا کہ "مسلمان" اور جب اُس شخص نے دوبارہ پوچھا کہ دنیا کا سب سے اچھا مذہب کونسا ہے تو اس نے جواب دیا تھا کہ "اسلام" آج کے مسلمانوں کے عقائد اس قدر کمزور اور انکی ذہنیت اس قدر پست ہو گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے بھی شرم محسوس کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص کمزور ہو جاتا ہے تو اس پر مختلف بیماریاں حملے کرتی ہیں۔ اور وہ کسی نہ کسی کا شکار ہو جاتا ہے اسی طرح اگر مسلمانوں کے عقائد کمزور ہوں ان میں ایمان کی حرارت نہ ہو۔ تو ظاہر ہے کہ آج شدھی تحریک حملہ کرے گی۔ تو کل کو عیسائی تحریک حملہ کرے گی اور نتیجۃً وہ اُس کا شکار ہو جائیں گے۔ اور ظاہر ہے کہ اس کا علاج کوئی حکومت نہیں کرسکتی۔ اگر مسلمانوں کو مشرف با اسلام رہ کر زندہ رہنا ہے تو اس کا واحد علاج یہ ہے کہ ان تمام سنہری اسلامی اصولوں کو اپنانا ہوگا۔ اور اپنے عقائد کو اس قدر پختہ کرنا ہوگا کہ دنیا کی کوئی آندھی اور طوفان اس کو بہا کر نہ لے جاسکے۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ تمام لوگ جو کبھی بھی "تحریک" پڑھتے ہوئے وقت گذار [illegible] کے کوئی ایسا ٹھوس کام کریں جس سے ان کو عملی فائدہ ہو۔ ان کو اسلام سے واقفیت ہو۔ ایسے صحت مند اسلام کی مسلمانوں میں تبلیغ کی جائے جو ان کو پھر سے مسلمان بنا دے ایسا مسلمان جو آج تو نہ بیودہ سو سال پہلے آنحضرت صلعم نے آپ سے توقع کی تھی۔ ایسا طاقتور اسلام جس کو کسی تحریک کا زلزلہ متزلزل نہ کرسکے۔ ایسا مسلمان جس کو ایمان جان سے زیادہ قیمتی ہو۔

دوسرا اہم مسئلہ مسلمانوں کے لئے ان کی معاشیات ہے۔ یوں تو یہ مسئلہ ایسا عالمگیر ہے کہ اس میں تقریباً دنیا کا ہر ملک پریشان ہے لیکن خاص طور پر ہندوستان کے مسلمان جس بُری طرح سے اس مسئلہ سے دوچار ہیں شاید ہی کوئی اور ہو۔ پہلے ملک کی تقسیم نے اور پھر ہندوستان کی عام بیروزگاری اور اس کے بعد فرقہ واریت کے جراثیم نے ان کے ہاتھ پیر ہی توڑ کے رکھ دیئے۔ ویسے ہندوستان کے مسلمان سرسید کے وقت تک تو دنیا و مافیہا سے ہی بے خبر تھے۔ لیکن سرسید نے تمام "ملاؤں" اور دس ریدے والے مولویوں [illegible] کا فتویٰ اپنے پر صادر فرماتے ہوئے مسلمانوں کو ایسا جھنجوڑا کہ وہ یکلخت بیدار ضرور ہوئے۔ لیکن وہ سب کچھ نہ کر سکے جو کہ سرسید ان سے کرانا چاہتے تھے۔ سرسید نے ان کو آنے والی مشکلات سے آگاہ کیا۔ اُن کے لئے پروگرام بنائے۔ اُن کی معاشیات کو درست کرنے کے اصول بنائے۔ حتیٰ کہ انہوں نے ایک مکمل لائحہ عمل مسلمانوں کے لئے پیش کیا جس سے مسلمان دوبارہ ترقی یافتہ قوموں سے ٹکر لینے کے قابل ہو جائیں۔ لیکن افسوس کہ کچھ تو ان کی مخالفت اور کچھ کمی وقت نے ان کے نظام کو عملی جامہ پہنانے سے قاصر رکھا۔ اور افسوس کہ اس کے بعد مسلمانوں کو کوئی ایسا سیاسی رہنما نہ ملا جو ان کو عملی میدان کی تربیت دیتا۔ بہرحال ان حالات کی روشنی میں اسباب کا پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کی حالت ایسے زمانے سے خراب ہے جبکہ دوسرے لوگ آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اس کے بعد موجودہ زمانہ نے تو ان کو کہیں کا نہ رکھا۔ اب تو ان کے پاس نہ دولت کی طاقت رہی اور نہ ایمان کی قوت۔ ایسی حالت میں اگر وہ "شدھ" ہو جائیں یا عیسائی ہو جائیں یا کوئی اور ازم (ism) اختیار کرلیں تو کیا تعجب کی بات ہے۔ اس خامی کو دور کرنے کے لئے مسلمانوں کے ان طبقوں کو جو نسبتاً بہتر حالت میں ہیں ان کو ایثار کرنا ہوگا۔ قوم کی یکجہتی کے لئے اپنے کو قربان کرنا ہوگا۔ ذاتی مفاد اور آرام کو قوم پر سبقت دینا ہوگا۔ اور اُن تمام بُری رسموں اور رواجوں کو جو اسلام کے بنیادی اصولوں کے منافی ہیں۔ اور جو قوم کو گھن کی طرح کھائے جا رہے ہیں یکلخت ختم کرنا ہوگا۔ خوش اخلاقی اور ایثار سے دوسری قوموں کے دلوں کو موہ لینا ہوگا۔ سچائی، صداقت، ایمانداری اور وہ ان تمام زریں اصولوں پر جو اسلام نے بتائے ہیں سختی سے عمل پیرا ہونا ہوگا تب ہی مسلمان اپنی اپنی مشکلات پر قابو پا سکیں گے قوم کو بھی ترقی ہوگی اور ملک بھی ترقی کی راہ پہ گامزن ہوگا۔

محمودہ بانو حیدرآبادی متعلم بی۔اے۔ ابتدائی

مطبر ہذا یا سیٹھ جی کی رقم بھجوانے کیلئے صرف منیجر بدر کو اور ولاپلینگ ایڈیٹر بدر کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ (منیجر صاحب)

اُردو اور ہندوستان

موقر معاصر ریاست دہلی تحریر فرماتے ہیں۔

پریس کمیشن کی مکمل رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ جو ساڑھے پانچسو صفحات کے قریب ضخامت میں چھپ گئی ہے۔ اس رپورٹ کے اعداد و شمار ... اس وقت ہندوستان میں مجموعی طور پر ... تیس روزانہ اخبارات شائع ہوتے ہیں ... کی زبان کے اعتبار سے یہ پوزیشن ہے۔

			تعداد
۱۔ ہندی زبان کے اخبارات			۷۶
۲۔ آسامی	”	”	۱
۳۔ بنگالی	”	”	۷
۴۔ گجراتی	”	”	۲۳
۵۔ کنڑا	”	”	۲۵
۶۔ ملایالم	”	”	۲۱
...مرہٹی	”	”	۲۶
...اڑیا	”	”	۳
...پنجابی	”	”	۹
...تامل	”	”	۱۲
...تیلگو	”	”	۶
۱۲۔ انگریزی	”	”	۴۱
۱۳۔ غیر ملکی	”	”	۱
۱۴۔ چھوٹی ہندوستانی زبانوں کے	”		۹
۱۵۔ اردو زبان کے	”		۷۰
میزان			۲۳۰

یعنی سب سے زیادہ روزانہ اخبارات ہندوستان میں ہندی زبان میں ۷۶ شائع ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد اردو میں ۷۰ ہیں۔ اس کے بعد انگریزی میں ۴۱ اور ... اس سے کم۔ گویا کہ روزانہ اخبارات ... کے اعتبار سے ملک کی پندرہ زبانوں کے اخبارات میں اردو دوسرے درجہ پر ہے اس اعداد و شمار کی موجودگی میں یہ کہنا کہ ہندوستان میں اردو زبان کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ اپنے منہ کو گندہ کرنا ہے۔ اور اگر یو پی میں اس مقبول عام زبان کو بھی علاقائی زبان قرار نہ دیا گیا تو کیا یہ اس زبان کے بولنے والوں کے ساتھ بے انصافی اور ظلم نہ ہوگا اس وقت صوبجات کے وزراء کو چھوڑ کر مرکزی وزراء میں بھی پوزیشن یہ ہے۔ کہ پنڈت نہرو، مسٹر قدوائی اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسے چند وزراء کو چھوڑ کر باقی کے وزراء اردو زبان کو ہندوستان میں زندہ دیکھنا نہیں چاہتے۔ اور ان کا ہر قدم اردو کی حوصلہ شکنی کے لئے وقف ہے۔ اردو کی اس پوزیشن میں حامیانِ اردو کو سوچنا چاہیئے کہ وہ اردو کو ہندوستان میں زندہ رکھنے کے لئے کیا صورت اختیار کریں تاکہ گورنمنٹ اس قابلِ قدر زبان کی حوصلہ شکنی نہ کرنے کے لئے مجبور ہو۔

وفات حضرت مسیحؑ پر ایک دلیل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنی ایک رؤیا بیان فرمائی جسمیں دو فرشتوں کے آپکو ارض مقدس میں لے جانے اور مختلف نظارے دکھانے کا ذکر ہے اور ان نظاروں کی تعبیر بھی حضرت جبرئیلؑ نے بیان کی ہے اس کا آخری حصہ یوں ہے: الدار الاولی التی دخلت دار عامة المؤمنین واما هذه الدار فدار الشهداء وانا جبرئیل وهذا میکائیل فارفع رأسك فرفعت رأسی فاذا فوقی مثل السحاب وفی روایة مثل الربابة البیضاء قالا ذاك منزلك قلت دعانی ادخل منزلی قالا انه بقی لك عمر لم تستكمله فلو استكملته اتیت منزلك رواه البخاری (مشکوٰۃ شریف ۲۱۵)

پہلا گھر جس میں آپؐ داخل ہوئے عام مومنوں کا گھر ہے۔ اور یہ گھر شہداء کا ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہے سر اوپر کرکے دیکھو دیکھا کہ بادل کی طرح یا ایک روایت میں ہے کہ سفید گھنے بادل کی طرح مجھے نظر آیا (یعنی بہت بلند اور وسیع دعریض) تب دونوں فرشتوں نے کہا کہ یہ آپ کا منزل اور مکان ہے میں نے کہا کہ مجھے میرے مکان میں داخل ہونے دو۔ دونوں نے کہا کہ آپ کی ابھی کچھ عمر باقی ہے کہ جسے ابھی آپ نے پورا نہیں کیا۔ اگر آپ نے پوری کرلی ہوتی تو اپنے مکان میں آجاتے۔ اسکی روایت بخاری نے کی ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کو معراج میں دیگر انبیاء کرام کیساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھا اور آپ اپنے خالہ زاد بھائی حضرت یحییٰؑ کیساتھ ایک ہی آسمان میں تھے اسلئے لازماً دیگر انبیاء کیطرح حضرت عیسیٰؑ بھی جنت میں اپنے مقام پر ہیں اور اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اپنی عمر پوری کئے بغیر کوئی نبی اپنی جنت کے مقام میں داخل نہیں ہو سکتا اور حضور کو سیدھے اپنی منزل میں جانے کی ... لئے بھی جانے کی اجازت نہیں دیگئی۔ اسلئے بالطبع ... حضرت عیسیٰؑ اپنی عمر پوری کرکے ہی وہاں گئے ہیں۔ چنانچہ ان کا ایک سو بیس سال عمر پانا احادیث میں مروی ہے۔

اُردو ترجمہ رپورٹ تحقیقاتی کمیشن

خلاف احمدیت ایجی ٹیشن کے متعلق تحقیقاتی عدالتی کمیشن نے جو فیصلہ لکھا تھا حکومت پنجاب نے اس کا اردو ترجمہ شائع کر دیا ہے جو لاہور سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

رپورٹ جلسہ عاشورہ بمقام کلکتہ

"۹ ستمبر یوم التبلیغ"

اس سال مرکز کی طرف سے یوم التبلیغ منانے کے لئے ۹ ستمبر کی تاریخ مقرر تھی۔ چونکہ اس روز محرم کی دسویں تاریخ تھی۔ اور معلوم تھا کہ تمام مسلمان محرم منانے میں مشغول ہونگے۔ اس لئے یہ طے پایا کہ اس موقعہ پر ایک جلسہ عام کا بندوبست کیا جائے۔ چنانچہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ پارک سرکس میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔

جلسے کا اعلان کرنے کے لئے ایک اشتہار بعنوان "جلسہ عاشورہ" پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا اور دعوت حق عام کے ذریعہ ہر مذہب و ملت کے اصحاب کو شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا دن بھر ارکان خدام الاحمدیہ مسلمان محلوں میں مذکورہ اشتہار اور دیگر تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کرتے رہے۔

آخر عین وقت مقررہ پر جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مسلم و غیر مسلم بہ ذوق و شوق مسجد احمدیہ میں جمع ہونے لگے۔ تلاوت قرآن و نظم کے بعد جناب الحاج مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ و رئیس التبلیغ بنگال و اڑیسہ نے تقریباً پونے دو گھنٹے تک حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعات شہادت ایسے دلکش اور دلآویز پیرایہ میں بیان فرمائے کہ اپنے تو اپنے غیر از جماعت بلکہ غیر مسلم حضرات بھی ہمہ تن گوش مسحور ہو کر سنتے رہے۔ بدوران تقریر بھی لوگ جلسہ میں اس شوق سے شامل ہوتے رہے کہ بار بار سامعین کو سمٹ اور سُکڑ کر بیٹھنے کے واسطے کہنا پڑا۔ پھر بھی سارا فرش ناکافی ثابت ہوا۔

آپ کی تقریر جو تحقیق و تدقیق پر مبنی ہونے کے علاوہ درد میں ڈوبی ہوئی تھی سامعین کے قلوب میں عجیب و غریب جذبات کو پیدا کرنے کا موجب ہو رہی تھی۔ جلسہ گاہ میں حاضرین کی تعداد تین سو سے زیادہ تھی۔ اس کے علاوہ مسجد کے ارد گرد اور سڑکوں پر بھی جم غفیر کھڑا سن رہا تھا۔ مرد، عورتیں اور بچے یکساں طور پر پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سماعت فرما رہے تھے

تقریر کے بعد ایک علم دوست اور تعلیم یافتہ بزرگ بدرالدین خاں صاحب نے فرمایا کہ "ہم نے زندگی بھر ایسا مفید اور مؤثر لیکچر نہیں سُنا"۔

لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا بہت اچھا انتظام تھا۔ بالآخر صدر محترم جناب الحاج شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور نو بجے شب کے قریب یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار سید بدرالدین احمد عفی عنہ
قائد خدام الاحمدیہ ۲۰۵ پارک سٹریٹ
کلکتہ ۱۷

وفات اہلیہ محترمہ پیر اکبر علی صاحب مرحوم

۲۹ اگست۔ حضرت پیر اکبر علی صاحب مرحوم فیروزپوری کی اہلیہ محترمہ اپنے بیٹے مکرم پیر صلاح الدین صاحب اے ڈی ایم مظفر گڑھ کے پاس بعمر قریباً ساٹھ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ربوہ میں مکرم جلال الدین صاحب شمس نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ کو قبرستان خاص میں دفن کیا گیا۔ ہمیں مرحومہ کے لواحقین سے اس صدمہ میں ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

وفات منشی محمد خالد صاحب جھانسی

مکرم منشی محمد خالد صاحب ریٹائرڈ ڈرافٹ مین سکنہ جھانسی ۳۰/۳۱ اگست کی درمیانی شب اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم منشی صاحب مرحوم ۱۹۰۱ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے البتہ مالی کمزوری کیوجہ سے حضرت اقدس کے زمانہ میں حضور سے شرف ملاقات حاصل نہ کر سکے۔ خلافت ثانیہ میں پہلی مرتبہ قادیان جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ اصل باشندہ بنارس کے تھے۔ لیکن بسلسلہ ملازمت ۱۹۱۲ء میں جھانسی آگئے تھے۔ اور پھر جھانسی کو اپنا وطن بنالیا تھا۔ جھانسی میں آپ نے ایک مسجد احمدیہ اور ایک عیدگاہ اپنے صرفہ سے تعمیر کرائی سلسلے ... [illegible] ... بڑا شوق رکھنے والے تھے۔ سلسلہ کے مبلغین کی آمد پر بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ اور اپنا اکثر وقت ان کی معیت میں صرف کرتے تھے۔ ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اللہ بخشے بہت خوبیاں تھیں مرحوم اسے میں۔

احرار فیصلہ تحقیقاتی عدالت کے آئینہ میں

اس کے ایک حصہ کی نمایاں امور کا بیان ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) مرکزی حکومت نے دریافت کیا تھا کہ کیا پنجاب میں احمدیوں کے خلاف کسی قتل عام کا خطرہ ہے۔ اس کے جواب میں حکومت پنجاب نے لکھا کہ احمدیوں کے خلاف تشدد یا ہنگامے کا کوئی خطرہ نہیں۔

(۲) انسپکٹر جنرل پولیس کے انتباہ کے باوجود جلسے میں عطاء اللہ شاہ بخاری نے پھر اس الزام کو دہرایا اور حسب دستور گرے ہوئے مذاق کا مظاہرہ کیا۔

(۳) وزارت داخلہ نے بخاری اور دوسرے احرار رہنماؤں کو واضح طور پر متنبہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

(۴) ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے رپورٹ کی تھی کہ "احرار شرافت کی حدود سے نکل گئے ہیں۔ وہ احمدیوں کے خلاف تشدد ابھارنے کے ذمہ دار ہیں۔

(۵) ہوم سیکرٹری نے نوٹ دیا تھا کہ "اگر ہم ان جاہل لوگوں کو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے سے باز نہیں رکھتے تو اللہ ہی ہمارا حافظ ہے۔"

(۶) انسپکٹر جنرل پولیس نے رپورٹ کی تھی کہ "احرار اگر باز بھی آجائیں۔ تو بخاری جسے بس احمدیوں کو گالیاں بکنا ہی آتا ہے باز نہیں رہ سکیں گے"

(۷) سیالکوٹ میں احرار نے جلسے سے واپس آنے والے احمدیوں پر سنگ باری کی۔

(۸) سپرنٹنڈنٹ پولیس سرگودھا:-

"احرار کارکن اور رہنما بلا شبہ ہماری ریاست کے امن و تحفظ کو اندر ہی اندر تباہ کرنے کے درپے ہیں۔"

(۹) ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس:-

"احراریوں نے احمدیوں کے خون کی قیمت پر سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر یہ شر انگیز رویہ اختیار کیا۔"

(۱۰) سرگودھا میں احرار نے اشتعال انگیز تقریریں کیں اور جماعت احمدیہ کے قابل احترام رہنماؤں کو گندی گالیاں دیں۔

(۱۱) "احرار کا ماضی بے حد تاریک ہے۔" (ڈی۔ آئی۔ جی)

(۱۲) "اس معاملہ میں حکومت کا فرض واضح ہے وہ ایسی ظالمانہ اشتعال انگیزی کی اجازت کب تک دیتی رہیگی۔" (قربان علی)

(۱۳) "احرار کا نقطۂ کالم ان مذہبی جنونیوں پر مشتمل ہے جو مذہبی نزاعوں کو برقرار رکھنا خوبی تصور کرتے ہیں۔" (سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی)

(۱۴) سمندری (ضلع لائلپور) میں احرار کارکنوں کی قیادت میں ایک ہجوم نے احمدیوں کی مسجد کو جلا ڈالا۔

(۱۵) "کراچی کے واقعہ سے ظاہر ہے کہ احرار کی سرگرمیوں کے منہ میں لگام نہ ڈالی گئی تو کیا کچھ ظہور پذیر نہ ہوگا۔" (ڈی۔ آئی۔ جی پنجاب)

(۱۶) "کوئی مہذب انسان احرار کی متشددانہ پالیسی کی تائید و حمایت نہیں کر سکتا۔" (آئی۔ جی پولیس پنجاب)

(۱۷) "احرار کانفرنسوں میں ہونے والی تقریروں کے لہجے میں عام طور پر ضبط نفس اور مصلحت مندانہ انداز کا فقدان ہے۔" (چیف سیکرٹری)

(۱۸) "جب تک یہ تسلیم نہ کیا جاتا کہ مسجد قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کی پناہ گاہ ہوتی ہے اس وقت تک حکومت ملکی قانون کے نفاذ کی ذمہ داری سے خود کو بری قرار نہیں دے سکتی۔" (قربان علی)

"احرار نے عوامی تائید حاصل کرنے کی غرض سے اس مسئلہ کو الجھانے کی چال چلی ہے۔" (ڈی۔ آئی۔ جی پولیس اور ہوم سیکرٹری)

(۱۹) احرار یہ خیال پھیلاتے رہے ہیں کہ مرکز کے بعض وزیر یا افسران احرار کی شورش کی تائید کرتے ہیں۔

"مرکز نے لکھا کہ جنگجویانہ یا جارحانہ فرقہ پرستی کو سختی سے دبا دیا جائے۔" (چیف سیکرٹری)

(۲۰) تمام حلقے اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ احرار بذاتِ خود استنے مضبوط نہ تھے مگر ان کے پس پردہ کوئی اور روح کار فرما تھی۔

احرار کا خیال تھا کہ مطالبات مسترد کر دیئے گئے تو اکثریت کے بل بوتے پر حکومت کو چیلنج کیا جائے گا۔

پریس کانفرنس منعقدہ گورداسپور

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کا تبادلہ

گورداسپور ۱۳ ستمبر جناب سردار کلدیپ سنگھ صاحب نارنگ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں خاکسار وایڈیٹر بدر بھی مدعو تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ضلع ہذا میں پبلک جلسوں اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر کسی قسم کی پابندی نہیں۔ البتہ لاؤڈ سپیکر کو کنٹرول کے ساتھ استعمال کرنے کی ہدایت ہے۔ نئے آٹھ ہائی سکول اور آٹھ مڈل سکول کے جاری رکھنے کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ کے بجٹ سے اخراجات کم کر کے گنجائش نکالی گئی ہے انہیں بند نہیں کیا جائے گا۔ حکومت نے علاقہ ہائے گورداسپور اور پٹھانکوٹ کی مقامی ترقیاتی سکیم کیلئے ۱/۲ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ اتنی ہی رقم مقامی طور پر بھی اس سکیم پر خرچ کی جائے۔ علاوہ ازیں ماڈلیوں کی صفائی۔ شفا خانے۔ مدارس اور سڑکوں وغیرہ کے لئے علاقہ پٹھانکوٹ کے لئے بھی لاکھ روپیہ کے منصوبے بھی حکومت کے پاس بھیجے جا چکے ہیں۔ علاقہ شاہ پور کنڈی کو آبرسانی کے لئے حکومت ہند کی طرف سے سروے کرایا گیا ہے۔ کٹھوعہ تا نروٹ جیمل سنگھ۔ گورداسپور تا کلانور اور دھیاں پور تا کوٹلی صورت پکی سڑکیں تعمیر کرنے کے لئے محکمہ مواصلات نے پچاس فیصدی اخراجات دینے منظور کئے ہیں۔

جناب ڈی سی صاحب کا چند روز تک تبادلہ عمل میں آرہا ہے۔ آپ نے نمائندگان پریس کے تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ آپ کے جانشین سے بھی ایسا ہی تعاون کیا جائے گا۔ نمائندگان کی طرف سے بھی آپ کا شکریہ ادا کیا گیا۔

خاکسار نے جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی جذبات تشکر کا اظہار کیا۔ آپ کا عہد آپ کے نیک اخلاق اور غیر متعصبانہ طریق اور حسن سلوک کی وجہ سے یاد رہے گا ہمارا تجربہ ہے کہ آپ ہمیشہ پوری ہمدردی سے پبلک کی درخواستوں کی طرف توجہ دیتے تھے۔ آپ وزارت ترقیات کے ڈپٹی سیکرٹری کے طور پر تبدیل ہوئے ہیں۔ ہم نیک تمناؤں کے ساتھ آپ کو الوداع کہتے ہیں۔

آپ کی جگہ جناب سردار جسونت سنگھ صاحب آئی تشریف لا رہے ہیں جو عرصہ دراز قبل بٹالہ میں بطور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ اور قریباً چار سال پہلے گورداسپور میں بطور اے ڈی۔ ایم تعینات رہے ہیں۔ آپ بھی اچھی شہرت کے مالک ہیں۔ اور پبلک آپ سے نیک توقعات رکھتی ہے خصوصاً اس لئے بھی کہ آپ پہلے ہی اس ضلع سے روشناس ہونے کی وجہ سے اس کی ضروریات سے واقف ہیں۔ ہم نیک تمناؤں کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اور مالی قربانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں کہ جن کے ذمہ دین اسلام کے باغ کی آبیاری لگائی گئی۔ انہوں نے اس خیال کو دل میں جاگزیں ہونے نہیں دیا کہ خدمت دین کے لئے فلاں شخص سستی دکھاتا ہے۔ تو میں بھی کمزوری دکھاؤں۔ نہیں بلکہ ان کی نگاہ سبقت کرنے والوں کی طرف اٹھتی تھی خدمت دین میں ان میں سے ہر ایک میں مسابقت کی روح کار فرما تھی۔ اسی لئے چند ہی سال میں انہوں نے ایک عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا۔

اے میرے بھائیو! کیا اللہ تعالیٰ نے کشتِ احمدیت کی آبپاشی آپ کے ذمہ نہیں لگائی؟ ہر فرد اور ہر جماعت سنجیدگی سے سوچے کیا ہر ایک اپنے فرائض سے پوری طرح عہدہ برآ ہو رہا ہے۔ کیا آپ مالی قربانی کر رہے ہیں۔ کیا آپ وقت پر سو فیصدی چندہ ادا کر دیتے ہیں؟ کیا آپ اپنے سابقین کی مالی قربانی میں سبقت قدم اور تیز گام کرتے ہیں؟ ہر ایک جو سست ہے اس کا فرض ہے کہ اور چست ہو جائے۔ اسلام مصائب کے سبب بھنور میں گرفتہ ہے جو بجز آپ ہی کی دعائیں اور مالی قربانیاں اور مخلصانہ توجہ جاذب فضل الٰہی بن کر نہ صرف اسلام کا بلکہ اپنا بیڑا پار کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

خریداران بدر بیرون ہند کی توجہ کیلئے

بذریعہ اعلان ہذا گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ختم ہے۔ مہربانی فرما کر ماہ اکتوبر ۱۹۵۴ء کے آخر تک بذریعہ پوسٹل آرڈر قیمت ارسال فرما کر ممنون فرمادیں ورنہ اخبار نومبر سے بند کرنا پڑے گا۔ بیرون ہند کا چندہ ۷½ روپے سالانہ ہے۔ (مینیجر بدر قادیان)

خریداری نمبر و نام	تاریخ ابتداء بقایا
۱۸۶۰ مکرم محمد سرور شاہ صاحب دار السلام افریقہ	۷ر اپریل ۱۹۵۴ء
۱۸۶۱ ،، مرزا ایوب بیگ صاحب ،،	،،
۱۸۶۲ ،، مسٹر اے مصطفیٰ صاحب ٹانگانیکا	،،
۱۸۵۷ مسٹر محمد یوسف صاحب ،،	،،
۱۸۵۹ مسٹر طفیل احمد صاحب ،،	،،
۱۸۵۸ مکرم مرزا سلطان بیگ صاحب ،،	،،
۱۵۳۵ ،، مسٹر اے آر خان صاحب میگاڈی ،،	۷ر جنوری ۱۹۵۴ء
۱۶۴۷ مسٹر جی ایس خان صاحب بٹ ،،	۱۲ر مارچ ۱۹۵۴ء
۱۷۷۶ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نیروبی ،،	۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۳ء
۱۸۱۹ ،، سید احمد لعبیر صاحب ،،	۲۴ر فروری ۱۹۵۴ء
۱۷۷۷ ،، سید اے اکرم صاحب ،،	۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۳ء
۱۵۶۵ محترمہ سیدہ اختر صاحبہ کسمبو ،،	۱۲ر جنوری ۱۹۵۴ء
۱۴۰۲ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل ذی ٹاماؤ (؟) ،،	۲۱ر جون ۱۹۵۲ء
۱۷۳۸ ایم اللہ دتا صاحب گینی ،،	۱۴ر جون ۱۹۵۴ء
۱۲۳۹ مکرم محمد شریف صاحب اسرائیل حیفہ	یکم مارچ ۱۹۵۴ء
۱۴۶۰ ،، الحاج عبد اللطیف صاحب نور محمد بغداد	۱۴ر ستمبر ۱۹۵۳ء
۱۶۰۱ ،، مولوی روشن دین صاحب مسقط	۱۲ر دسمبر ۱۹۵۳ء

اعلان برائے جماعت ہائے احمدیہ کشمیر

مجلس انتخاب صوبائی کے لئے حسب قواعد ممبران کا انتخاب دو ہفتہ کے اندر کرکے خاکسار کو فہرست ممبران سے مطلع فرمادیں تاکہ صوبائی انتخاب کے لئے تاریخ معین کرکے ان کو بلایا جاسکے۔ اگر کسی ممبر کا انتخاب قواعد کے مطابق نہ ہوگا تو وہ نامنظور کردیا جائے گا۔ اس لئے پوری احتیاط سے اور ہدایت مرکز کے مطابق انتخاب ضروری ہے۔ خاکسار عبد الواحد پراونشل امیر آسنور

درخواستہائے دعا

(۱) جماعت احمدیہ بدن پدہ دوسری بار کے جنرل سیکرٹری مولوی فضیل الدین احمد خان صاحب کے یاں لمبے عرصہ سے اولاد نہیں اولاد نرینہ کے لئے احباب دعا فرمائیں
۲۔ مکرم مصطفیٰ صاحب پوسٹل کلرک (ضلع پوری) لکھتے ہیں کہ وہاں ایک دوست کے اظہار احمدیت پر اس پر ظلم کیا جا رہا ہے اور بائیکاٹ کی تدبیر ہو رہی ہے۔ اس گاؤں میں پہلے بھی مجھے اور قریشی محمد حنیف صاحب کو مار پڑی تھی۔
(۳) محی الدین صاحب کنجوکرد لنگابلی نے ایک منذر خواب دیکھا ہے
(۴) بابا فضل احمد صاحب و بابا جلال الدین صاحب درویش اور اہلیہ صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب قادیان بیمار ہیں۔
(۵) مکرم سید وزارت حسین صاحب پراونشل امیر جماعتہائے صوبہ بہار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب مظفرپور مورخہ ۱۲ کو گھر پر تنہائی میں بے ہوش ہوکر گر گئے جس سے ہاتھ اور سر میں چوٹیں آئیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)
احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

سلسلہ کا لٹریچر

نظارت ہذا کے پاس سلسلہ کا کچھ لٹریچر برائے فروخت موجود ہے۔ جو احباب جماعت میں مطالعہ کا شوق پیدا کرنے اور اپنے زیر تبلیغ احباب کو تحفۃً دینے کی غرض سے معمولی قیمتوں پر فروخت کیا جانا مقصود ہے۔ اس سے دوستوں کی ضرورت بھی سستے داموں پوری ہو جائے گی اور نظارت ہذا کا ایک ذریعہ آمد بھی ہو جائے گا۔ جس سے نیا لٹریچر شائع کرنے میں سہولت ہوگی امید ہے کہ دوست تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ فہرست کتب مع قیمت درج ذیل ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ پنجاب انڈیا۔

نام کتاب	قیمت
۱۔ سیرت آنحضرت صلعم انگریزی / ،، دی ہولی پرافٹ	۱۲؍
۲۔ لائف اینڈ ٹیچنگز احمد انگریزی	۲؍
۳۔ مائی نصیحت ،،	۱۰؍
۴۔ واٹ آئی بلیو ان اسلام ،،	۲؍
۵۔ احمدیہ موومنٹ ،،	۳؍
۶۔ اسلام ورسس کمیونزم ،،	۴؍
۷۔ دی پرنس آف پیس ،،	۲؍
۸۔ میسیج آف احمدیت	۶؍

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

سیکرٹریان مال جماعت ہائے ہندوستان کی خدمت میں فارم "رپورٹ ماہوار کارگذاری سیکرٹریان مال" ارسال کرتے ہوئے تحریر کیا گیا تھا کہ براہِ مہربانی یہ رپورٹ فارم بعد تکمیل ہر اگلے ماہ کی سات تاریخ تک بلا تاخیر نظارت بیت المال قادیان میں بھجوا دیا کریں۔

مگر افسوس کے ساتھ بذریعہ اعلان اخبار بدر تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ اکثر جماعتوں کے عہدیداران مال اپنی ماہوار کارگذاری رپورٹ باقاعدہ ارسال نہیں کرتے ماہ اگست کی ماہوار رپورٹ صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے موصول ہوئی ہے امید ہے کہ دیگر جماعتوں کے سیکرٹریان مال بھی رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی اختیار کرکے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے

(۱) جماعت احمدیہ بھرت پور۔ (۲) سری پار (۳) بدن پدا۔ (۴) ہبلی (۵) دینگرولہ (۶) باندہ (۷) ٹیلی چیری۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مخلصین جماعت سے اپیل

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک اہم ارشاد گرامی کی تعمیل میں نیز ہندوستان میں تبلیغی ضروریات کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مرکز کو چند ایسے میٹرک پاس یا ایف اے پاس نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنے اندر سلسلہ کا درد اور تبلیغی شوق رکھتے ہوں اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی استعداد رکھتے ہوں۔ انہیں ہندوستان کے بڑے بڑے مراکز دہلی۔ کلکتہ۔ بمبئی وغیرہ میں تجربہ کار مبلغین کی معیت اور نگرانی میں رکھ کر دینی و دنیوی اعلیٰ تعلیم دلانے کے علاوہ تبلیغ کی عملی ٹریننگ بھی دلائی جائے گی۔ اور پھر تبلیغی خدمات پر مامور کر دیا جائے گا۔ واقف زندگی اور غیر واقف ہر دو درخواستیں دے سکتے ہیں۔ واقفین زندگی کو ترجیح دی جائے گی۔

جماعتہائے ہند کے جملہ پریذیڈنٹ صاحبان۔ امراء مقامی۔ پراونشل امراء اور سیکرٹریان تبلیغ اپنے اپنے حلقہ ہائے عمل اور حلقہ ہائے رسوخ میں اس کے لئے پُرزور تحریک کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

اس بارہ میں خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔ پنجاب انڈیا

سیلاب زدگان کی امداد

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر جماعت احمدیہ سکندر آباد کے مندرجہ ذیل احباب مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مبلغ یکصد روپیہ ارسال کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مغربی بنگال۔ بہار۔ یو پی اور آسام کے علاقہ جات میں بھی سیلاب کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ قریب کی جماعتوں کا فرض ہے کہ خدمتِ خلق کے طور پر اس اہم ضرورت کے موقعہ پر حسب توفیق امداد فرماویں۔

۱۔ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۵
۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ " " " " ۔ ۔ ۔ ۱۰
۳۔ مکرم سیٹھ فاضل الہ الدین صاحب " " ۔ ۔ ۔ ۱۰
۴۔ مکرمہ بیگم صاحبہ " " " " ۔ ۔ ۔ ۱۰
۵۔ مکرم سیٹھ علی محمد الہ الدین صاحب ایم۔ اے " " ۔ ۔ ۔ ۵
۶۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب " " ۔ ۔ ۔ ۵
۷۔ مکرمہ بیگم صاحبہ " " " " ۔ ۔ ۔ ۵
۸۔ مکرم غلام قادر صاحب خرق " " " ۔ ۔ ۔ ۵
۹۔ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " " ۔ ۔ ۔ ۲
۱۰۔ مکرم لطف اللہ صاحب " " " ۔ ۔ ۔ ۲
۱۱۔ " جی نذیر احمد صاحب " " " ۔ ۔ ۔ ۲
۱۲۔ " سید جہانگیر علی صاحب فلک نما " " " ۔ ۔ ۔ ۲
۱۳۔ " سید حسن صاحب کاچی گوڑہ ۔ ۔ ۔ ۱۰
۱۴۔ " عبد الصمد صاحب چڑ چڑالہ ۔ ۔ ۔ ۳

میزان ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

خریداران بدر کی توجہ کے لئے

بعض دوست چندہ اخبار بدر محاسب صاحب قادیان یا محاسب صاحب ربوہ کے نام ارسال کر کے اس امر سے مطمئن ہو جاتے ہیں کہ اب اخبار جاری ہو جائیگا یا اخبار جاری رہیگا حالانکہ ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہوتی۔ اسلئے تمام خریداران بدر کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی قیمت اخبار محاسب کو ارسال کر کے مینیجر اخبار بدر کو اطلاع ارسال کر دیا کریں اور رسید نمبر کا حوالہ دیں تا اس پر مزید مکمل کارروائی کی جاسکے اور اپنے پتہ جات اور خریداری نمبر خوشخط اور مکمل تحریر کیا کریں تا کسی قسم کی دقت پیدا نہ ہوسکے۔ (مینیجر بدر)

منظوری تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جن عہدہ داران کی منظوری کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ انکی مدت انتخاب ۳۰ ر اپریل ۵۶ء تک ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ نئے عہدہ دار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے جماعت کی ترقی اور استحکام کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو حقیقی معنوں میں خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین (ناظر اعلےٰ قادیان)

نمبر شمار	نام جماعت	نام عہدہ	نام عہدہ دار مع مکمل پتہ
۱	مدراس	پریذیڈنٹ	ایم محی الدین صاحب 52- Appummudelly Street Mylapore madras
	"	سیکرٹری مال	پی پی کمال الدین " " "
	"	محاسب	محمد رفیق صاحب " " "
۲	شوراپور	پریذیڈنٹ	مولوی احمد حسین صاحب سید وکیل Shorapur V & P.O. Distt Gulbarga (Hydarabad Deccan)
۳	چودوار	"	سید احمد رفیع اللہ صاحب O.T. Mills No 12 V&P.O. Chandwar Distt Cutack (Orissa)
		سیکرٹری مال	شیخ پانچو صاحب معرفت سید احمد رفیع اللہ صاحب " "
۴	موسیٰ بنی مائینز	"	غلام رسول صاحب معرفت شیخ عبد الحمید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سنگھ بھوم۔ بہار۔
۵	تیماپور	پریذیڈنٹ	قریشی نذیر احمد صاحب معرفت قریشی محمود احمد صاحب حکیم گنڈی۔ محلہ شرقی۔ تیماپور۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ دکن۔

احمدیہ دار التبلیغ دہلی
میں قیام کے بارہ میں ضروری اعلان

جماعتہائے یو پی کے دوست بالخصوص اور دوسرے علاقوں کے دوست بالعموم اپنے کاموں کے لئے دہلی آتے رہتے ہیں اور احمدیہ دار التبلیغ میں ٹھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر چونکہ دار التبلیغ کی مکانیت بہت کم ہے اور وہاں ہمارے دو مرکزی مبلغ مقیم ہیں وہ عیالدار ہیں۔ اس لئے انہیں بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ دوسری منزل میں وہ خود رہائش پذیر ہیں اور تیسری منزل پر ایک چھوٹا سا کمرہ ہے۔ جو ان کی اپنی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ پردے کی دقت علاوہ ازیں ہے۔

لہذا دوستوں سے گذارش ہے کہ آئندہ دار التبلیغ میں ٹھیرنے کی کوشش نہ فرمائیں البتہ انہیں اگر دوسری جگہ ٹھیرنے یا تلاش کرنے میں کوئی مشکل پیش آئے تو مبلغ کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مدد کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

احمدیہ مساجد و مدارس

قبل ازیں نظارت ہذا کی طرف سے یہ اعلان کروایا جا چکا ہے کہ نظارت ہذا کو جملہ احمدی مساجد (جو جماعت احمدیہ کی اپنی ملکیت ہوں) اور احمدی مدارس کی تعداد کی ضرورت ہے کہ مدرسہ کس کلاس تک ہے اور کتنے طلباء ہیں۔

لیکن سوائے چند ایک جماعتوں کے کسی نے اطلاع نہیں دی۔ اس لئے دوبارہ یہ اعلان کروایا جاتا ہے کہ ہر جماعت کی طرف سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کا جواب آنا ضروری ہے خواہ نفی کی صورت ہی ہو۔ بہر حال جواب آنا ضروری ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

۱۱ر ستمبر دہلی ۔ جمعیۃ علماء بازار ولی کنواں دہلی کی رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کو پریشان کیا جاتا اور ان پر الکادکے حملے کئے جاتے ہیں ۔ فرقہ پرستوں کی ان کارروائیوں سے معوذ نہ اور شریف ہندوؤں میں بھی ناراضگی پھیل رہی ہے ۔

الجزائر ۔ زلزلہ سے تباہ شدہ شہر میں زلزلہ کے مزید جھٹکے آرہے ہیں ۔ پہلے زلزلہ میں چھ صد افراد ہلاک ہوئے ۔ ملبہ کو اٹھانے اور لاشیں نکالنے کا کام جاری ہے ۔

نئی دہلی ۔ آج لوک سبھا میں سیلاب کے مسئلہ پر چار گھنٹے تک بحث ہوئی ۔ مختلف ممبروں نے تقریریں کیں کمیونسٹ ممبر پروفیسر ہیرن مکرجی نے طغیانیوں کی روک تھام میں غفلت کا الزام حکومت پر لگایا ۔

۱۲ر ستمبر ڈبرو گڑھ ۔ دریائے برہم پتر تیزی کے ساتھ قصبہ کی طرف بڑھ رہا ہے ۔ اور اس کی تیز و تند موجیں کناروں کو کاٹتی چلی آرہی ہیں ۔ سرکاری اور غیر سرکاری ۲۶ دفاتر کو محفوظ مقامات میں منتقل کر دیا گیا ہے ۔ قصبہ کا اکثر حصہ تباہ ہو چکا ہے ۔ اور تباہ شدہ لوگوں کو دوسری جگہ آباد کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے ۔

کراچی ۔ وزیر تجارت پاکستان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مشرقی بنگال میں ۴۴ ملین پٹ سن کی گانٹھوں کی پیداوار متوقع تھی ۔ مگر سیلاب کی وجہ سے دس لاکھ گانٹھیں ضائع ہو گئی ہیں ۔

کلکتہ ۔ مغربی بنگال کی حکومت نے سیلابوں کی روک تھام کے لئے دس کروڑ روپیہ کی ایک سکیم مرکزی حکومت کو پیش کی ہے ۔

لکھنؤ ۔ حکومت یوپی نے انسداد سیلاب کے لئے ایک بورڈ قائم کیا ہے جو عنقریب کام شروع کرے گا ۔ پنڈت پنت بورڈ کے صدر ہوں گے ۔

دہلی ۔ سردار سوجان سنگھ صدر آل انڈیا پریم سبھا نے ایک بیان میں کہا کہ حالات کا تقاضا ہے کہ امن و آشتی کو فروغ دیکر ہندوستان میں امن قائم کیا جائے ۔ کیونکہ مذہب کی آڑ میں غنڈہ ازم ترقی کر رہا ہے ۔ آپ نے غنڈہ گردی کو سختی سے کچلنے کا مطالبہ کیا ۔

۱۳ر ستمبر الہ آباد ۔ سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر لوہیا نے بیان حکومت ہند کی خارجہ

مختصر اور ضروری خبریں

پالیسی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہند کی پالیسی آزاد نہیں ہے کہا غیر ایشیائی طاقتوں نے ایٹم اور ہائیڈروجن کے مسائل حل کر لئے ہیں جب کہ ایشیائی ممالک ابھی اپنے جھگڑوں میں اُلجھے ہوئے ہیں

نئی دہلی ۔ نہرو لیاقت پیکٹ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں نائب وزیر امور خارجہ مسٹر چندر نے کہا کہ یہ معاہدہ بڑی حد تک کامیاب رہا ۔ مگر معاہدہ کی مشینری پوری طرح کامیاب نہیں ہوئی ۔ بعض معمولی شکایات کا ازالہ ہو گیا ۔ لیکن اہم معاملات نہ سلجھ سکے ۔ آپ نے کہا کہ مختلف مواقع پر پاکستان نے غیر اطمینان بخش رویہ اختیار کیا ۔

۱۴ر ستمبر ۔ نئی دہلی ۔ آج لوک سبھا میں خصوصی شادی کے متعلق بل کے دائرہ عمل سے مسلمانوں کو مستثنیٰ قرار دینے کی ترمیم مسترد ہو گئی ۔

۱۵ر ستمبر لنڈن ۔ مغربی مدبرین کے قریبی حلقوں نے کہا ہے کہ پیکنگ میں پنڈت نہرو اور مسٹر مالنکوف کے درمیان ملاقات کا امکان ہے ۔ ان حلقوں نے بتایا ہے کہ روسی وزیراعظم مسٹر مالنکوف اور وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف آئندہ اکتوبر میں پیکنگ جائیں گے ۔ جب کہ پنڈت نہرو بھی وزیراعظم کی دعوت پر وہاں ہوں گے ۔

لکھنؤ ۔ یوپی کے وزیر مال مسٹر چرن سنگھ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ گاؤ کشی پر پابندی لگانے کا سوال ریاستی حکومت نے ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے ۔ جو اس سال کے آخر تک اپنی رپورٹ پیش کر دے گی ۔ انہوں نے اس امر کی نفی کی کہ حال ہی میں گاؤکشی بڑھ گئی ہے

رامپور ۔ ایک مقامی اخبار کی اس خبر پر کہ بعض لوگ پاکستانی جھنڈا لے جا رہے تھے ضلع مجسٹریٹ نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ محرم کا تکمہ تھا ۔

اورلینس ول (الجیریا) شہر اورلینس ول میں زلزلے سے سخت تباہی آئی ہے شہر میں ایک عمارت بھی زلزلے سے محفوظ نہیں رہی ۔ پورا شہر ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے نوے فی صدی مکانات رہائش کے ناقابل ہو گئے ہیں ۔ فرانسیسی حکومت نے اس

سانحہ کا قومی سوگ مناتے ہوئے جھنڈے سرنگوں کر دیئے ۔ کہا جاتا ہے کہ جب زلزلہ آیا تو آسمان پر آگ کا ایک گولہ نمودار ہوا اور چاند کا رنگ خون کی طرح سرخ ہو گیا اور گرم تپتی ہوئی ہوا کا طوفان آیا ۔

۱۷ر ستمبر ماسکو ۔ روس میں نئی قسم کا ایٹم بم داغ دیا گیا ۔ آزمائش کا مقصد دھماکے کے ردِ عمل کا معائنہ تھا ۔ تاس ایجنسی کا بیان ہے کہ اب روسی سائنسدان دفاعی مسائل کو آسانی حل کر سکیں گے ۔

چنڈی گڑھ ۔ وزارت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب کے دارالحکومت میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ایک یادگار قائم کی جائے ۔ جس کا مقصد سیکولرازم کی یاد تازہ رکھنا ہے جو راجہ موصوف نے اپنے عہد حکومت میں قائم کی اور بلا لحاظ مذہب و ملت و رنگ تمام لوگوں میں سے افسر منتخب اور کسی امتیاز کے بغیر تمام لوگوں کے اوصاف تسلیم کئے ۔

کراچی ۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی نے ان امور کی فہرستیں منظور کر لیں جو وفاقی یونٹ کی حکومتوں کو سونپے گئے ہیں ۔ اور ان امور کی فہرست بھی منظور کر لی جو دونوں میں مشترک ہوں گے ۔ وفاق کو سونپے گئے امور میں دفاع امور خارجہ ۔ مواصلات ۔ صنعتوں کی ترقی اور معدنی ذرائع سے فائدہ اٹھانا وغیرہ شامل ہے

بیروت ۔ چند روز کے اندر نئے وزیر اعظم مستعفی ہو گئے ۔ اب نئے وزیراعظم سمیع الصلح وزارت مرتب کر کے بحران دور کرنے کی کوشش میں ہیں ۔

ہانگ کانگ ۔ چین میں ۲½ سال نظر بند رہ کر تین امریکن رہا ہو کر آئے ہیں ۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے نظر بندی سے نجات حاصل کرنے کے لئے جراثیمی جنگ کے متعلق تین بار جھوٹ بولا تینوں کا بیان ہے کہ ہمیں قید تنہائی میں رکھا گیا تھا ۔ اور بار بار اقبال جرم کے لئے مجبور کیا جاتا تھا ایک نے کہا کہ مجھ سے جراثیمی جنگ کے متعلق پوچھا گیا ۔ میں نے اس کی صحت سے انکار کیا تو چینی افسر نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو ۔ اس کے بعد کہا کہ اسے قید خانہ کی کوٹھڑی میں لے جاؤ ۔ تاکہ یہ پھر اچھی طرح سوچ سکے

تائی پہ ۔ چین کے ساحل توپخانے نے کومنتانی جزیروں پر گولہ باری کی ۔

نئی دہلی ۔ چھوت چھات کے بل کے متعلق ڈاکٹر امبیدکر نے بولنے کی اجازت چاہی تو ڈپٹی سپیکر نے اس بنا پر اجازت نہ دی کہ یہ رواج چلا آتا ہے کہ چیدہ کمیٹی کے ممبر بحث میں حصہ نہ لیں ۔ اس پر راج سبھا کے مخالف ممبر واک آؤٹ کر گئے ۔

بھوپال ۔ یوم ہندی کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعلےٰ بھوپال نے کہا ۔ کہ اردو ۔ مرہٹی ۔ گجراتی وغیرہ کو بھی ترقی کا موقعہ ملنا چاہیئے ۔

دہلی ۔ ہندوستان اور چین کے درمیان فضائی سروس جاری کرنے کے متعلق حکومت ہند غور کر رہی ہے ۔

کراچی ۔ پاکستان کا اقتصادی وفد ماسکو جا رہا ہے اور ایک ماہ تک وہاں مقیم رہے گا ۔ اس کے سربراہ وزارت اقتصادیات کے سیکرٹری سید حسین ہوں گے ۔

نرائن گنج ۔ یہاں کی پارچہ باف پانچ فرموں نے اپنے ملازموں کو ۲ لاکھ روپے بطور سیلاب کی امداد کے دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔

نیویارک ۔ ہندوستان کے سیلاب زدگان کو امریکہ سے وٹامن کی ایک ٹن ٹکیاں ہوائی جہاز کے ذریعہ بھیجدی گئی ہیں ۔

دہلی ۔ برطانیہ نے ہندوستان کے سیلاب زدگان کو انتقال خون کے ۵۰۰ سیٹ دیئے ہیں ۔

بون ۔ امریکہ چاہتا ہے کہ جرمنی کو آزاد اقوام میں ہم رتبہ شریک کی حیثیت سے شامل کیا جائے ۔

تہران ۔ حکومت ایران کا تختہ اُلٹنے کے سلسلہ میں ۲½ صد فوجی افسران گرفتار کئے جا چکے ہیں ۔ حکومت نے اپنے سول محکموں میں سے بھی کمیونسٹوں کا صفایا شروع کر دیا ۔

دہلی ۔ ملک میں چینی کی مصنوعی قلت کو ختم کرنے کے لئے حکومت ہند سخت کارروائی کریگی ملوں اور تھوک فروشوں کے ذخیرے ضبط کر لئے جائیں گے اگر ضرورت پڑی تو حکومت خریدار وہ خود چینی سپلائی کرے گی ۔